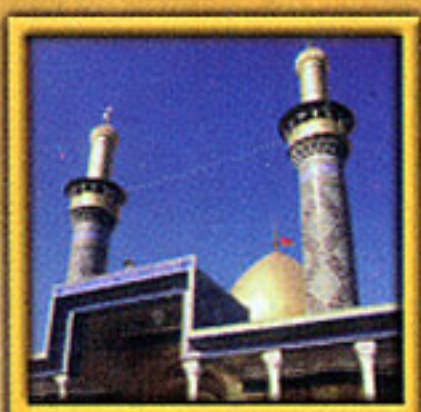
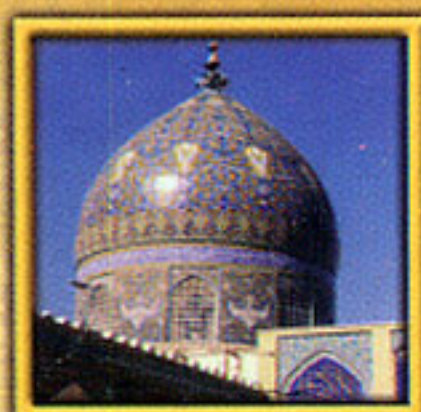


مُعْجَزَاتِ

مع اضافہ جات

www.sirat-e-mustaqeem.net



فہرست مضامین

صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر
۷۴	فریادی نوحہ	۱۷	باب معجزات	
۷۵	مقبول مناجات	۴	کہانی سننے کے آداب	۱
۷۷	مناجاتِ حضرت عباسؑ	۴	آداب و شرائطِ نیاز	۲
	باب زیارات	۵	طریقہٴ نیاز	۳
۸۲	زیارتِ امام حسینؑ	۵	حضرت عباسؑ کی نذر جعفری کا طریقہ	۴
۸۲	زیارتِ وارشہ (مبسوط)	۶	طریقہٴ فاتحہ عام مرحومین	۵
۸۶	زیارتِ حضرت علی اکبرؑ	۷	معجزہٴ جناب سیدہؑ	۶
۸۷	زیارتِ سائر شہدارؑ	۱۷	معجزہٴ حضرت امام علیؑ	۷
۸۸	زیارتِ رسول خداؐ	۲۲	معجزہٴ حضرت امام حسینؑ	۸
۸۹	زیارتِ جناب فاطمہ زہراؑ	۳۰	معجزہٴ حضرت امام جعفر صادقؑ	۹
۹۰	زیارتِ حضرت علی بن ابیطالبؑ	۳۵	معجزہٴ حضرت امام موسیٰ کاظمؑ	۱۰
۹۱	زیارتِ امام حسینؑ	۴۲	دس بیسیوں کی کہانی	۱۱
۹۲	زیارتِ حضرت عباسؑ	۵۱	معجزہٴ حضرت عباسؑ	۱۲
۹۳	زیارتِ امام موسیٰ کاظمؑ	۵۵	چٹ پٹ بی بی کی کہانی	۱۳
۹۵	زیارتِ حضرت امام علی الرضاؑ	۵۸	معجزہٴ حضرت امام موسیٰ کاظمؑ	۱۴
۹۶	زیارتِ حضرت امام صاحب الزمانؑ		باب مناجات	
	دعا بعد زیارت برائے	۶۳	مناجاتِ جناب فاطمہ زہراؑ	۱۵
۹۶	استجابتِ دعا	۶۸	مناجاتِ بدرگاہِ رب العزت	۱۶

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

کتاب "۱۳ معجزے" کا پی رائٹ ایکٹ ۱۹۶۲ء،
گورنمنٹ آف پاکستان کے تحت رجسٹرڈ ہے
لہذا اس کتاب کے کسی حصے کی طباعت و اشاعت، انداز
تحریر، ترتیب و طریقہ، جو یا کل کسی ساز میں نقل کر کے
باجائزگی اجازت طابع و ناشر غیر قانونی ہوگی۔

نام کتاب : ۱۳ معجزے
تاریخ اشاعت : بار اول، دسمبر ۱۹۷۳ء
بار پنجم، جون ۲۰۰۳ء
ترتیب و تدوین : اے۔ ایچ۔ رضوی
کتابت : سید جعفر زیدی
سرورق : رضا عباس گرافکس
تعداد : ۱۰۰۰

ناشر

مبارک دہو
کراچی

محفوظ انکبجینی

محفوظ

Tel: 4124286- 4917823 Fax: 4312882
E-mail: anisco@cyber.net.pk

MBA

جناب سید کا کی کہانی سننے کے آداب

(۱) خوشبو لگائیے (۲) اپنے کھلے ہوئے سر کو ڈھانپ لیں (۳) با آداب بیٹھیں اور یہ سمجھ لیں کہ آپ اس وقت جناب سید کا معصومہ کے حضور میں حاضر ہیں (۴) فضول اور لغو باتوں کو ترک کر دیں۔ (۵) ہنسی کو ضبط کریں (۶) معجزات جو بیان کئے جائے ہیں اعتقاد رکھتے ہوئے خلوص دل سینے اور شیریں کو جو آپ کو تقسیم میں ملی ہے احترام کے ساتھ نوش کریں۔

امام جعفر صادق کے آداب و شرائطِ نیاز

اس مبارک مہینہ کی ۲۲ تاریخ کو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی نیاز تقریباً تمام حضرات کے یہاں ہوتی ہے، اکثر لوگ لاعلمی کی وجہ سے وقت کی پابندی اور آدابِ نیاز کا خیال نہیں کرتے ہیں جس کے باعث مستجاب نہیں ہوتی، اسلئے آپ لوگوں کو مطلع کرنے کے لئے طریقہ نیاز (نذر) بتاتے ہیں۔

۲۲ رجب المرجب کو تین بجے شب اٹھ کر جس کی صبح ۲۲ رجب ہوگی، گھر صاف

ستھر کر کے پاک چاندنی (چادر) دری یا فرش جو میسر ہو بچھائیں، مکان میں گوبان یا اگر بتی سلگائیں، خود کو پاک و پاکیزہ کریں اور خوشبو سے معطر ہوں، ایک پاک تن میں پانی لے کر اس پانی سے سوا سیر میدہ اور اسی قدر شکر لاکر گوندھ لیں پھر سوا پاؤ گھی میں ان سب کی چودہ پوریاں یا بکیاں بنا کر تل لیں، پھر دو عدد کو نڈے مٹی کے کورے جو کہ پاک پانی سے پہلے دھو لئے ہوں ان دونوں میں سات سات پوریاں رکھیں اور گوبان یا اگر بتی سلگائیں اور شمع روشن کریں۔

بعد نماز صبح، پہلے یہ معجزہ جو آگے بیان ہوگا، پڑھیں یا سنیں، اس کے بعد حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی نیاز دیں، اور دعا مانگیں، انشاء اللہ تعالیٰ مراد پوری ہوگی۔ اس کے بعد تمام مومنین کو کھلائیں۔

طریقہ نیاز { جس چیز پر نیاز دینی ہو اس کو قبلہ رخ رکھیں اور خود بھی قبلہ رخ رہیں پہلے تین بار درود پڑھیں، پھر ہاتھ اٹھا کر یوں کہیں، "جہت ترویج، روح پرفتوح، مقدس و مطہر جناب سرور کائنات، خاصہ خلاصہ موجودات، رحمۃ للعالمین، صفت الادیان حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیندراقدس جناب امام جعفر صادق کی خدمت میں بخیر و بد یہ ہے تین مرتبہ اول و آخر درود پڑھیں، پھر ایک بار سورہ الحمد اور تین دفعہ سورہ اخلاص پڑھیں اور دعا مانگیں۔

حضرت عباس علیہ السلام کا طریقہ نذر و حاضری

جب کوئی مشکل یا کوئی حاجت درپیش ہو تو مومنین و مومنات کو چاہیے کہ

وہ سرکار ونا حضرت عباس بن علی علیہ السلام کا معجزہ بیان کرنے کی محفلِ حاضری کی نیت کریں اور حاجت پوری ہو جانے اور مراد پوری ہونے پر جلد سے جلد ایک محفل منعقد کریں جس میں ایک مومن یا مومنہ معجزہ منائے اور باقی رجمِ قلب سے سُنیں اور جہاں جہاں موقعہ محل ہو وہ آواز بلند درود پڑھیں اس کے بعد حسب استطاعت حاضری پُر نذر جناب حضرت عباس علیہ السلام اس طرح دیں کہ اول و آخر پانچ پانچ مرتبہ درود پڑھیں اور درمیان میں سورہ حمد ایک بار اور سورہ اِنَّا اَنْزَلْنَا ایک مرتبہ اور سورہ اخلاص تین دفعہ پڑھیں اور پھر یہ کہہ کر کہ "بارِ اِلهِ! ہم اس درود اور سورتوں کا ثواب بطفیلِ محمد و آلِ محمد ہدیہ کرتے ہیں۔" حضرت عباس علیہ السلام کے لئے اور یہ حاضری اس سقائے سکینہ، علمِ ابدی، شکرِ حقیقی کی نذر ہے۔ پھر اس کے بعد کھڑے ہو کر آپ کے مزارِ اقدس کی طرف مُرخ کر کے آپ کی زیارت پڑھیں۔ اور اس کے بعد حاضری مومنین مومنات میں تقسیم کریں۔ ان نذر و نیاز میں جس بات کی زیادہ ضرورت ہے وہ خلوص نیت اور قُرْبَةُ اِلٰی اللہ ہے۔ اس میں بریا، نمود اور ظاہر داری پاس نہ بٹھکنے پائے۔ پاکیزگی اور اور طہارت کا خاص طور پر خیال رکھا جائے اور جب تک معجزہ جناب حضرت عباس بن بیان ہوتا ہے خاموشی اور پوری توجہ سے سنتے جائیں اور درمیان میں کسی قسم کی ایسی بات نہ کریں جس سے توجہ ہٹ جائے۔

طَرِيقَةُ فَاتِحَةِ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدٍ
اول و آخر تین بار درود درمیان میں ایک بار سورہ الحمد اور تین بار سورہ اخلاص پڑھیں پھر لیں کہیں ان سورتوں کا ثواب بطفیلِ محمد و آلِ محمد فلاں بن فلاں کے رُوح کو پہنچے "آمین ثم آمین"۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ جناب سیدہ کی کہانی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پہلا معجزہ

مشہور روایت ہے کہ عرب کے کسی شہر میں ایک سُنان رہتی تھی جس کے صوف ایک ہی لڑکا تھا۔ ایک روز جب سُنان کنوئیں پر پانی بھرنے گئی تو اُس کا لڑکا بھی اُس کے ساتھ ہو لیا سُنان لڑکے کو کنوئیں کے قریب بٹھا کر پانی بھرنے لگی۔ کنوئیں کے دوسری طرف ایک کھار رہتا تھا جس کا آوا اس وقت خوب روشن تھا۔ لڑکا کھیلتے کھیلتے اس طرف نکل گیا۔ سُنان جب پانی بھر چکی تو کنوئیں کے قریب لڑکے کو نہ پا کر خیال کیا کہ گھر چلا گیا ہوگا۔ واپس گھر پہنچی تو گھر پر بھی لڑکا موجود نہ ملا۔ آخر ماں بھتی بہت پریشان ہوئی اور روتی پیٹتی اپنے نختِ جگر کی تلاش میں دوبارہ گھر سے نکلی۔ کنوئیں کے قریب آئی۔ جگہ جگہ ڈھونڈا۔ سرگردان و پریشان پھرتی رہی ہر ایک سے پوچھا۔ مگر کوئی سراغ نہ ملا۔ کہیں پتہ نہ چلا۔ اسی طرح شام ہو گئی۔ یکایک شور مچا کہ سُنان کا لڑکا کھار کے آوے میں گر کر جل گیا ہے۔ یہ سُن کر اُسے انتہائی صدمہ ہوا اور اس قدر روتی کہ غش آگیا۔

عالم غشی میں کیا دیکھتی ہے کہ ایک معظّمہ نقاب پوش تشریف لائی ہیں اور فرماتی ہیں کہ غم نہ کھا۔ تیرا لڑکا بہت جلد تجھ سے ملے گا۔ تو نیت کر لے کہ اگر میرا لڑکا صحیح و سالم آوے میں سے زندہ کھیلنا کو دتا نکل آوے تو میں جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کی کہانی سنوں گی۔ سُنان نے فوراً عالم غشی میں ہی نیت

کر کے منت مان لی۔ جب آنکھ کھلی تو واقعی سنارن نے دیکھا کہ لڑکا خدا کے فضل و کرم سے ہنستا کھیتا زندہ سلامت چلا آ رہا ہے اور اعجازِ جنابِ سیدہ سے اس کے جسم پر آگ نے کوئی اثر نہیں کیا۔ یہاں تک کہ لباسِ بدن بھی بالکل محفوظ رہا۔ **اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ** •

سنارن بچے کو لے کر خوشی خوشی بازار گئی۔ دو پیسے کی شیرینی مول لی اور پڑوسیوں سے کہا کہ میری مراد پوری ہوئی میرے گھر چل کر جنابِ سیدہ سلام اللہ علیہا کی کہانی مجھے سنا دو اگر کسی کو یاد ہو۔ چھ سات گھر پھری لیکن ہر ایک نے یہی کہا کہ نہ ہمیں کہانی یاد ہے اور نہ اتنی فرصت کہ فضول باتوں کی طرف توجہ دیں۔ سنارن سب سے مایوس ہو کر جنگل کی طرف چل دی کچھ دور چل کر وہی نقاب پوش معظّمہ نظر آئیں اور فرمایا کہ اے خاتون مت رو۔ چادر بچھا کر بیٹھ جا۔ میں کہانی کہتی ہوں۔ تو سن۔ پھر آپ نے فرمایا کہ شہر مدینہ میں ایک یہودی رہتا تھا۔ اس کی لڑکی کی شادی تھی۔ وہ یہودی جنابِ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا کہ میری لڑکی کی شادی ہے آپ اجازت دیں تو میں شرفِ پاؤں کہ جنابِ سیدہ میرے گھر تشریف لے جائیں۔ آپ نے فرمایا کہ اس امر کے مالک علیٰ ہیں یہ سن کر وہ حضرت علیؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ اجازت دیں جنابِ سیدہ میرے گھر تشریف لے چلیں۔ آپ نے فرمایا کہ اس امر کی مالک خود جنابِ سیدہ ہیں۔ اس کے بعد یہودی نے جنابِ سیدہ کے دروازے پر آواز دی کہ اے بنتِ رسولؐ میری لڑکی کی شادی ہے اگر آپ تشریف لے چلیں تو میری عزت بڑھ جائے گی۔ آپ نے فرمایا کہ جنابِ امیرِ علیہ السلام سے اجازت لے لوں تو چلوں۔ یہودی نے کہا کہ میں رسولِ خدا اور حضرت شیر خدا کی خدمت میں گیا تھا سب ہی نے آپؐ

مختار کیا ہے۔ جنابِ سیدہ یہ سن کر متفکر ہوئیں اتنے میں جنابِ رسولِ خدا خود تشریف لے آئے۔ جنابِ سیدہ نے فرمایا۔ باباجان! یہودی کے یہاں سے آدمی آیا ہے آپ کیا فرماتے ہیں۔ اس کے گھر جائیں یا نہ جائیں۔ آپؐ نے فرمایا اے بیٹی تم کو اختیار ہے۔ جنابِ سیدہ نے عرض کیا۔ باباجان آپ کی سخت توہین ہوگی کیونکہ ان کی عورتیں عمدہ اور نفیس لباس و زیورات سے مزین ہوں گی اور میرے پاس وہی پھٹے پرانے کپڑے ہیں جس میں جا بجا خرے کے پیوند لگے ہیں رسولِ خدا نے فرمایا اے بیٹی! اسی حالت میں جاؤ جو مرضی معبود۔ چنانچہ جنابِ سیدہ جانے کو تیار ہو گئیں۔ اپنی ڈیوڑھی تک نہ پہنچی تھیں کہ حورانِ جنت آسمان سے نازل ہوئیں، اور جنابِ سیدہ کو زیورات و خلعت سے آراستہ کیا اور اپنا جلوس لیکر جنابِ سیدہ کو روانہ کیا۔ کچھ حوریں دائیں اور بائیں اور کچھ پیچھے اور کچھ آگے روانہ ہوئیں۔ اس شان سے جنابِ سیدہ کی سواری یہودی کے مکان پر پہنچی۔ جونہی آپ یہودی کے مکان پر پہنچیں تمام مکان آپ کے نور سے روشن ہو گیا اور ایسی خوشبو پھیلی کہ دور دور تک خوشبو محسوس ہونے لگی۔ یہ تہنّیل و وقار دیکھ کر تمام یہود عورتیں بیہوش ہو گئیں۔ تھوڑی دیر کے بعد سب کو ہوش آیا مگر دلہن کو ہوش نہ آیا۔ لاکھ تدبیریں کیں مگر سب بے سود ثابت ہوئیں دیکھا گیا تو معلوم ہوا کہ روحِ قفسِ عنقریب سے پرواز کر چکی ہے۔ آنا فانا شادی کا مکان ماتم کردہ بن گیا۔

جنابِ سیدہ کو یہ دیکھ کر بہت تشویش ہوئی اور فرمایا کہ اطمینان رکھئے ابھی ہوش آجاتا ہے اس کے بعد آپؐ نے فوراً دو رکعت نماز پڑھ کر دعا کے لئے ہاتھ بلند کئے اور کہا کہ اے میرے معبود میں بنتِ رسولؐ ہوں۔ صدیقہ نام رکھا ہے تو نے قبول کا ۔ جھوٹا نہ کیجیو مجھے صدقہ رسولؐ کا

اے میرے معبود برحق! میں تیرے رسول کی بیٹی ہوں
میری عزت تیرے ہاتھ ہے تمام لوگ یہی کہیں گے کہ
سیدہ کے آتے ہی دلہن ختم ہو گئی خانہ شادی خانہ غم بن گیا۔

کچھ دیر نہ گزری تھی کہ آپ کی دعا قبول ہوئی۔ اور دلہن کلمہ شہادت پڑھتی
ہوئی اٹھ بیٹھی۔ **اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ**۔
کہنے لگی میں شہادت دیتی ہوں کہ خدا وحدہ لا شریک ہے حضرت محمد مصطفیٰ
رسول برحق ہیں آپ ان کی دختر ہیں۔ آپ مجھ کو مذہب اسلام کی تعلیم فرمائیں۔
اور اسی طرح صدق دل سے وہ عورت مسلمان ہو گئی۔ جناب فاطمہ زہرا کا یہ
اعجاز دیکھ کر پانچ سو یہودی مرد و عورت مسلمان ہو گئے اور آپ کو سب نے
نہایت عزت و حرمت کے ساتھ رخصت کیا۔ ایک عورت آپ کی کینری میں
دی۔ آپ اپنے دولت خانہ پر واپس تشریف لے آئیں تمام ماجرا جناب رسول
خدا سے بیان کیا۔ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی خدا کا شکر ادا کیا
کہانی کا پہلا حصہ ختم ہوا۔ معظمہ نے دوسرا حصہ شروع کیا۔ سنار
نہایت دلچسپی اور اعتقاد سے سنتی رہی۔

دوسرا معجزہ } کسی ملک کا ایک بادشاہ جو سیر و شکار کا بہت دلدار
تھا۔ اُس نے ایک دن اپنے وزیر سلطنت کو سامان
شکار تیار ہونے کا حکم دیا۔ چنانچہ وزیر نے بعد تیاری سامان بادشاہ کو اطلاع
دی اور دوسرے روز علی الصباح مع وزیر و میر شکار اور دیگر شکاری عملہ
کے لوگوں کے شکار کھیلنے کی غرض سے شکار گاہ کی طرف روانہ ہو گیا۔ اس
مرتبہ بادشاہ کی لڑکی (شہزادی) مع اپنی ہسبلی وزیرزادی کے ضد کر کے ہمراہ
ہوئی، کافی مسافت طے کرنے کے بعد جب یہ شکاری قافلہ ایک سرسبز و شاداب

جنگل میں پہنچا تو سفر سے آسودہ ہونے کے لئے بموجب حکم شاہی اس جگہ خیمے
نصب کئے گئے۔ باورچی خانے کا عملہ کھانا پکانے کے انتظام میں لگ گیا، اور کچھ
لوگ سفر کی تکان کو جوہرہ خیموں کے باہر ہی لیٹ گئے۔ کہلاتے میں خلافت امّید
اس زور و شور کے ساتھ آندھی چلی کہ اس نے بڑے بڑے تناور درختوں کو زمین سے
اکھاڑ کر پھینک دیا، گرد و غبار کی وجہ سے پاس کی چیز تک سمجھائی نہ دیتی تھی، اس
طوفانی عالم میں ایک کو دوسرے کی خبر نہ تھی، شاہی خیمہ و خرگاہ کا دور دور تک
کہیں پتہ نہ تھا۔ جب آندھی کا زور کچھ کم ہوا اور منتشر شدہ لوگ یکجا ہونا شروع ہوئے
تو اس وقت شہزادی اور وزیرزادی کی تلاش سرعت کے ساتھ کی جانے لگی
جن کا کہیں پتہ نہ تھا۔ بادشاہ اور وزیر دونوں محبت پداری سے بیتاب ہو کر دونوں
لڑکیوں کی تلاش میں بہ ذات خود منہمک تھے، لیکن بہت دُور دھوپ کے بعد
بھی کامیابی نہ ہوئی اور بالآخر باذل ناخواستہ دار السلطنت کی طرف واپس لوٹنا
پڑا۔ محل سرا میں اس خبر سے کھرام مچ گیا۔ جس میں رعایا بھی شامل تھی۔

اتفاقِ وقت کہ بادشاہ اور اس کے شکاری عملہ کے واپس جانے کے بعد
ہی سرحدی ملک کا دوست بادشاہ اسی مشترکہ جنگل میں شکار کھیلنے کے لئے آیا
شکار کے دوران اس بادشاہ پر سپاہی غالب آئی۔ چنانچہ اس نے اپنے وزیر کو پانی
لانے کا حکم دیا۔ مگر پانی کا ذخیرہ جو قافلہ کے ہمراہ تھا ختم ہو چکا تھا، چنانچہ وزیر
پانی کی جستجو میں چل کھڑا ہوا اور ایک پہاڑ کی چوٹی پر آبادی کا پتہ لگانے کی واسطے
جا پہنچا کہ وہاں اس کو دو حسین و جمیل لڑکیاں نظر آئیں، یہ لڑکیاں وہی گمشدہ
شہزادی اور وزیرزادی تھیں اور اپنے والدین اور قافلہ والوں سے جدا ہو گئی تھیں۔
چنانچہ یہ لڑکیاں جب اپنے والدین سے جدا ہو کر پہاڑ پر پہنچیں تو بہت
زباہہ پریشان ہوئیں، ظاہر ہے کہ اس وقت ان کی کیا حالت ہوئی ہوگی، دونوں

لڑکیاں اس اُلَم اُنکیز اور بظاہر دامنِ جدائی سے اس قدر روئیں کہ بیہوش ہو گئیں عالمِ غشی میں دیکھا کہ ایک بی بی نقاب پوش تشریف لائیں اور نہایت شفقت سے فرماتی ہیں کہ اے لڑکیو! تم ہر اس امت ہو۔ نیت کر لو کہ جب ہم اپنے والدین کے بل جائیں گے تو اس وقت ہم جنابِ سید کا کی کہانی سنیں گے لہذا انھیں دونوں لڑکیوں نے حسبِ ہدایتِ معظمہ منت مانی جب غش سے ہوش آیا۔ تو اپنے اپنے واقعہ غشی کو ایک دوسرے سے بیان کر کے منت کی تصدیق کی، اور پھر خدا کے رحم و کرم کی منتظر ہوئیں کہ وزیرِ مذکورہ بانی کی تلاش میں یہاں تک آپہونچا جب اس نے ان دونوں بے یار و مددگار لڑکیوں کو اس طرح پہاڑ کی چوٹی پر دیکھا تو بہت حیران ہوا۔ اس نے پوچھا کہ اے لڑکیو! تم کہاں کی رہنے والی ہو، ذرا اپنے حسبِ نسب سے آگاہ کرو اور یہ بتاؤ کہ تم اس نسلانِ جگہ اور اتنے اونچی پہاڑ کی چوٹی پر کیسے پہنچیں؟ وزیر کے دریافت کرنے پر دونوں لڑکیوں نے ابدیدہ ہوتے ہوئے آپس میں سارا واقعہ بیان کرنے کے بعد اپنے حسبِ نسب اور مراتب سے بھی اس کو آگاہ کر دیا۔

و نہایت ان لڑکیوں کے حالات سے آگاہ ہونے کے بعد فوراً اپنے بادشاہ کے پاس گیا اور اس سے سارا واقعہ بالتفصیل بیان کیا۔ بادشاہ اس واقعہ کو سن کر بہت متاثر ہوا اور وزیر کو حکم دیا کہ اگر وہ لڑکیاں اپنی خوشی سے آنا چاہتی ہوں تو ان کو جا کر فوراً لے آؤ۔

بادشاہ کے حکم کی تعمیل میں اس مرتبہ وزیرِ مذکورہ مع چند آدمیوں اور سواری کے ان لڑکیوں کے پاس پہونچا۔ ہمراہیوں کو پہاڑ کے دامن میں چھوڑ کر خود پہاڑ کی چوٹی پر پہونچا اور دریافت کیا کہ اے لڑکیو! تم ہمارے ساتھ چلو گی؟ لڑکیاں راضی ہو گئیں، وزیر نے دونوں کو پہاڑ کے نیچے اتارا اور

سواری پر سوار کر کے باعزت اپنے بادشاہ کے پاس لے گیا۔ جو ان سب کو لے کر اپنے دارالسلطنت میں لے آیا۔

مخبرانِ شاہی کے ذریعے پہلے بادشاہ کو اطلاع مل گئی کہ اسکی گمشدہ دختر معہ وزیرِ زادی کے اس کے پڑوسی بادشاہ کے پاس موجود ہے۔ اس نے اپنے وزیرِ عظم کو معہ تحائف کے اس بادشاہ کے پاس روانہ کیا اور خط کے ذریعے یہ خواہش ظاہر کی کہ ہماری لڑکیاں جو تم کو ملی ہیں ان کو ہمارے پاس بھیج دو۔

جب یہ خط اس بادشاہ کو تو اس نے جواباً تحریر کیا کہ آپ کی بچیاں یہاں بحیرت ہیں اور میرے پاس آپ کی امانت ہیں البتہ میری خواہش ہے کہ آپ شہزادی کی شادی میرے لڑکے سے اور وزیرِ زادی کی شادی میرے وزیرِ عظم کے لڑکے سے کر کے مجھے شکر یہ کاموقع دیتے ہوئے اپنی محبت میں اضافہ کریں گے چنانچہ بادشاہ نے یہ بات کچھ غور و فکر کے بعد منظور کر لی۔ لہذا دونوں لڑکیاں باعزت و احترام اپنے والدین کے پاس واپس کر دی گئیں۔ اب حسبِ وعدہ تاریخ مقرر ہوئی اور طرفین میں سامانِ شادی ہونے لگا۔ آخر کار وہ وقت بھی آپہونچا، جب دونوں لڑکیوں کی شادی مذہبی رسوم کے مطابق کر دی گئی۔ وہیں رخصت ہو کر سسرال چلیں، اتفاقِ وقت کہ اور سامانِ جہیز تو بار کر لیا گیا۔ مگر شادی کا ٹوٹا جو نہایت قیمتی تھا وہیں رہ گیا اور اس کا اس وقت کی رسم کے لحاظ سے ساتھ جانا نہایت ضروری تھا۔ راستہ میں شام ہو گئی۔ باراتوں نے رات ہو جانے کی وجہ سے ایک محفوظ جگہ پر قیام کیا۔ اس وقت حسبِ ضرورت ٹوٹے کی تلاش ہوئی تو ٹوٹا نہ ملا، معلوم ہوا کہ وہیں چھوٹ گیا ہے۔ وزیر نے ایک خاص سپاہی کو روانہ کیا کہ ٹوٹا لے آئے۔

جب سپاہی وہاں پہونچا تو کیا دیکھتا ہے کہ جہاں محل تھا وہاں میدان

ہے۔ نہ تخت ہے نہ تاج۔ نہ بادشاہ نہ فوج، کچھ بھی نہیں، صرف ٹوٹا میدان میں رکھا ہوا ہے جس کا کوئی نگران بھی نہیں ہے۔ سپاہی نے چاہا کہ ٹوٹا اٹھالے لیکن ممکن نہ ہو سکا، اس لئے کہ اس نے جیسے ہی ٹوٹے کی طرف ہاتھ بڑھایا مٹا ایک خطرناک کالے سانپ نے ٹوٹے کے اندر سے پھن نکالا اور اس کو کاٹنے کے لئے پکا۔ سپاہی اچھل کر پیچھے ہٹا۔ اس نے بہت کوشش کی کہ ٹوٹا اٹھالے مگر ممکن نہ ہوا۔ سانپ ہر مرتبہ سدر راہ ہوتا تھا۔ مجبوراً اپنے ملک کی طرف واپس ہوا اور وزیر کے توسط سے سارا واقعہ بادشاہ کے گوش گزار کیا۔

بادشاہ کو یہ سن کر حیرت ہوئی اور کچھ دیر تک غور و فکر میں ڈوبا رہا، اور پھر لڑکیوں کے پاس گیا اور بولا کہ معلوم ہوتا ہے کہ تم دونوں جادوگر بنیں ہو۔ یا بد فوج ہو جو انسانی شکل اختیار کر کے نئے نئے شعبہ دیکھلا رہی ہو۔ اس وقت تو میں تم دونوں کو قید کرتا ہوں البتہ کل صبح قتل کرادونگا۔ یہ کہہ کر بادشاہ غیظ و غضب میں بھرا ہوا اپنے خیمے میں واپس آیا اور دونوں دہنیں خیمہ میں قید کر دی گئیں۔

جب دونوں لڑکیوں نے اپنے کو اس حال میں پایا تو فوراً رنج سے بیتاب ہوتے ہوئے ایک دوسرے سے گلے مل کر خوب روئیں اور کہنے لگیں کہ معلوم نہیں کیا ماجرا ہے کہ کل شادی ہوئی، دہن بنائی گئیں اور آج قید خانے میں قیدی بنے ہیں اور اب کل ہمارا چرخ حیات گل کر دیا جائے گا خداوند! معلوم نہیں کہ ہم لوگوں سے کون سا ایسا گناہ سرزد ہوا ہے جس کی پاداش میں ہم کو یہ سزا مل رہی ہے، میرے معبود تو معاف کر دے۔ یہ کہہ کر اناروئیں کہ بے ہوش ہو گئیں۔ عالم غشی میں دیکھا کہ وہی جی بی جی جو پہاڑ پر نظر آئی تھیں، نظر آئیں، اور بہ کمال شفقت فرمایا، لڑکیوں کو تم نے پہاڑ پر منت مانی تھی کہ جب ہم اپنے والدین

سے ملیں گے تو جناب سسید کا کی کہانی سنیں گے۔ تم دونوں اپنے ماں باپ سے ملیں مگر کہانی نہ سنی، اس وجہ سے یہ عذاب تم پر نازل ہوا ہے۔ اب مجھے خنیت ہے، اسی زندان میں کہانی سنو۔ اللہ تعالیٰ جناب سسید کا کے طفیل میں تمہاری مشکل کو آسان کر دے گا۔ لڑکیوں نے کہا کہ اس قید خانے میں درم کہاں ہیں جو ہم کہانی کے لئے شیرینی منگائیں اور پھر لانے کا کون، معتقلہ نے فرمایا گھبراؤ نہیں، تمہارے ڈوپٹے کے آچل میں سے دو درم تم کو ملیں گے اور خیمہ کی پشت پر سے ایک آدمی جاتا ہوا نظر آئے گا، بازار قریب ہے، وہ شیرینی لادینگا یہ کہہ کر معتقلہ غائب ہو گئیں۔ لڑکیوں کو ہوش آیا، ایک نے دوسرے سے عالم غشی کا واقعہ بیان کیا اور پھر شہم ہزادی نے دیکھا کہ اس کے آچل سے دو درم بھی برآمد ہوئے، دونوں بہت خوش ہوئیں صبح پشت خیمہ سے ایک سن رسیدہ آدمی کو جاتے دیکھ کر ان کو بلایا اور پھر اپنا مدعا بیان کیا، چنانچہ انھوں نے دونوں درم کی شیرینی لاکر ان لڑکیوں کو دے دی، پھر دونوں لڑکیوں نے ایک دوسرے سے اسی قید خانے میں کہانی سنی۔ اور پھر دعائیں مانگی۔ اتنے میں شاہی جلا بھی وہاں آن پہونچا۔ اور دونوں لڑکیوں کو قتل گاہ کی طرف لے جانے کے لئے آگے بڑھا کہ دونوں لڑکیوں نے یک زبان ہو کر کہا کہ پہلے ہم کو بادشاہ کے پاس لے چلو کہ ان سے ہم کو کچھ باتیں کرنی ہیں۔

چنانچہ لڑکیاں بادشاہ کے سامنے پیش کی گئیں، انھوں نے بادشاہ سے مودبانہ عرض کیا کہ اس مرتبہ آپ پھر اپنے کسی آدمی کو ہمارے یہاں بھیج کر وہاں کے حالات دریافت کرا لیجئے۔ اگر اب بھی وہی حالات ہیں تو بے شک ہم کو قتل کرادیجئے۔

بادشاہ نے لڑکیوں کی یہ بات منظور کر لی اور اسی سپاہی کو جو نہایت

مچا تھا، لڑکیوں کے باپ کے یہاں بھیجا کہ جا کر دریافت حال کرے، چنانچہ اس نے وہاں جا کر دیکھا کہ محل شاہی اور تخت و تاج سب بدستور موجود ہے، وہ سجد حیرت زدہ ہوا اور سارا واقعہ آکر اس نے اپنے بادشاہ سے کہہ سنایا، بادشاہ اسی وقت لڑکیوں کے پاس گیا اور پوچھا کہ یہ کیا ماجرا ہے۔ میں بہت زیادہ حیرت میں پڑ گیا ہوں۔ چاہتا ہوں کہ تم لوگ میرے اس استعجاب کو دور کرو۔ لہذا بادشاہ کا ایما پا کر لڑکیوں نے اپنی تمام حقیقت پہاڑ پر پہنچنے، اپنے بیوہ ہونے، جناب سید کا کی کہانی سننے کی منت ماننے اور اپنے ماں، باپ سے ملنے پر منت کو فراموش کر دینے اور اس کو پورا نہ کرنے کی ساری داستان مفصل کہہ سنائی، اور پھر کہا کہ اب جبکہ ہم نے وہ کہانی سن لی تو وہ عتاب الہی جو ہم پر نازل ہوا تھا اب ختم ہو گیا ہے اور ہم مطمئن ہو گئے ہیں۔ چنانچہ بادشاہ نے یقین کر لیا اور اسی وقت لڑکیوں کو رہا کر کے ان کی عزت و احترام کو اسی طرح بحال کرتے ہوئے مہی خوشی اپنے وطن کی راہ لی۔ یہ کہانی سناؤں سے کہہ کر وہ معظّمہ روپوش ہو گئیں سناؤں اپنے گھر واپس آئی

جس طرح سناؤں کی مراد خداوند عالم نے بطفیل جناب سید کا پوری کی اسی طرح رب العالمین، محمد و آل محمد کے صدقے میں جملہ مسنّف و اونیکی دلی مرادیں برلائے۔ آمین تم آمین۔

کہانی ختم ہو گئی۔ اب آپ کو صرف یہ بتانا باقی رہ گیا کہ کہانی ختم ہونے کے بعد اور شیرینی تقسیم ہونے سے پہلے زیارت جناب سید کا عالم کا پڑھنا ضروری ہے۔

معجزہ حضرت امیر المومنین علیؑ

تیسرا معجزہ مشہور ہے کہ کسی شہر میں ایک غریب اور کثیر العیال لکڑہارہ روز جٹا جاتا، لکڑیاں کاٹتا اور شہر میں لاکر فروخت کرتا اور بچوں کا پیٹ پالتا۔ ایک روز لکڑیاں نہیں فروخت ہوئیں، رات ہو گئی خیال کیا کہ خالی ہاتھ گیا گھر جاؤں، بچے بھوک سے بے قرار ہوں گے ان کے پیچھے دیکھ کر اور صدمہ ہوگا، بہتر ہے کہ رات اسی جگہ بسر کروں صبح کو لکڑیاں فروخت کر کے گھر جاؤں، اس کا بیان ہے کہ میں وہیں رہ گیا۔ نصف شب کو ایک ہوار منٹھ پر نقاب ڈالے قبلہ کی طرف سے نوازا ہوا۔ اور میری حالت دریافت کی اور مجھ پر شفقت فرما کر پانچ پیسے عطا کئے اور فرمایا، ان پیسوں سے شیرینی خرید کر مولائے کوئین، مشککشائے دارین کا فاتحہ (نذر) دے۔ خداوند رحیم و کریم اکی برکت سے تیرا فلاں دور کر دے گا۔

لکڑہارے نے وہ پیسے خوش ہو کر رکھ لئے۔ اُسی وقت اُس پر غنودگی طاری ہوئی۔ پھر آنکھ کھلی تو کیا دیکھا کہ اپنے گھر میں کھڑا ہے اور لکڑیوں کا گٹھا صحن میں پڑا ہے۔ اُس نے اپنی زوجہ کو بیدار کیا اور شب کی تمام کیفیت بیان کی اور کہا کہ امیر المومنینؑ مولائے مشککشائے نام کی فاتحہ دیوانے کا انتظام کرو پھر دونوں میاں بیوی نے نہادھو کر فاتحہ کے لئے شیرینی مہیا کی اور حضرت امیر المومنینؑ کی نذر دے کر خود بھی کھایا اور بچہ کو بھی کھلایا۔ اس روز اس کی لکڑیوں کا گٹھا دونی قیمت پر فروخت ہوا۔

دوسرے روز لکڑہارہ اپنی عادت کے مطابق لکڑیاں کاٹنے جنٹل گیا

اور ایک خشک درخت دیکھا۔ "بسم اللہ" کہہ کر کھڑی کا ایک ہاتھ مارا تو وہ ٹکستہ ہو گیا دوسری ضرب "یا علی" کہہ کر ماری تو وہ درخت جڑ سمیت گر پڑا تو اس کی جڑ میں سے ایک خزانہ ظاہر ہوا۔ لکڑہارے اسے دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ اور سجدہ شکر بجالایا پھر اس میں سے چند اشرفیاں لے کر بازار گیا اور کھانے پینے کی چیزیں لے کر گھر گیا دوسرے روز گھروالوں کو لے کر اس درخت کے پاس آیا اور اسی جنگل کو خرید کر وہاں ایک خوبصورت اور عالیشان محل بنوایا اور جا بجا مسافر خانے اور آبدار خانے تعمیر کرائے اور لنگر خانے جاری کئے اور بہت سے ملازموں کو انکی دیکھ بھال پر مقرر کیا ایک دن اس شہر کا حاکم بغرض شکار اس جنگل کی طرف آ نکلا۔ پیاس سے بے قرار ہو کر خدمت گاروں کو پانی لانے کا حکم دیا۔ خدمت گار پانی کی تلاش میں ہر طرف پھیل گئے۔ اتفاقاً ایک ملازم کا گزر اس لکڑہارے کے محل کی طرف ہوا۔ حاکم کے ملازم نے وہاں کے آدمیوں سے پانی طلب کیا، انھوں نے ایک صراحی اور ایک پیالہ اس کے حوالے کیا۔ وہ لے کر حاکم کے پاس آیا۔ اس نے پانی پیامگر انتہائی تعجب سے صراحی اور پیالے کو دیکھا، پھر اپنے ملازم سے دریافت کیا کہ اس جنگل میں یہ نفیس صراحی اور یہ خوشگوار پانی کہاں سے دستیاب ہوا۔ ملازم نے عرض کی حضور! ایک سال کا عرصہ ہوا کہ ایک لکڑہارے نے اس جنگل میں شہر بسایا ہے۔ اپنا محل بنوایا اور پھر جا بجا مسافر خانے اور آبدار خانے بنوائے ہیں اور مسافروں، غریبوں، محتاجوں اور حاجتمندوں کو مال کر دیا ہے۔ یہ پانی، صراحی اور پیالہ اسی کے یہاں سے لایا ہوں۔ حاکم کو بہت حیرت ہوئی اور کہا ہم نے تو اس جنگل میں کبھی کسی بستی کا کوئی نشان تک نہ دیکھا تھا۔ اس حاکم نے حکم دیا کہ لکڑہارے کو معہ اہل و عیال حاضر کرو۔ اس کے ہمراہیوں نے حاکم کو سمجھایا کہ ایسے نیک اور صالح آدمی کیوں طلب کرنا مناسب نہیں۔ غرض وہ حاکم اپنی دولت سمر کو واپس آیا اور تمام واردات

اپنی بیگم سے بیان کی بیگم نے بھی لکڑہارے اور اس کی زوجہ کو بولنے کی خواہش ظاہر کی۔ حاکم نے دونوں کو طلب کیا۔ لکڑہارے نے حاکم اور اس کی بیگم کو اشرفیاں نذر کیں۔ حاکم نے ان دونوں کو اپنے ساتھ رہنے کی خواہش کی اور وہ اسی کے پاس خوش خوش رہنے لگے۔

ایک روز بیگم نے تمام جاتے وقت اپنا "توکھا ہار" اپنے گلے سے اتار کر کھونٹی پر لٹکا دیا اور لکڑہارے کی زوجہ کو حفاظت کی تاکید کی۔ خدا کی شان وہ کھونٹی ہار بنگل گئی اور وہ حیرت سے دیکھتی رہی، حاکم کی بیگم نے حمام سے فارغ ہو کر ہار کو نپایا تو اس سے دریافت کیا، اس نے جو دیکھا تھا کہہ دیا۔ حاکم کچھ بیگم کو یقین نہ آیا، اپنے شوہر سے شکایت کی۔ اس نے لکڑہارے اور اسکی زوجہ دونوں کو قید کر دیا۔ اور اسی حال میں دونوں ایک سال تک رہے۔

ایک رات پھر وہی سوار خواب میں آیا اور پوچھا کہ "اے لکڑہارے کیا تو امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کی نیاز کرتا تھا؟" "دونوں نے عرض کی نہیں۔" سوار نے فرمایا۔ یہی سبب ہے کہ تم اس بلا میں گرفتار ہوئے ہو۔ اب فاتحہ دلو اور دو۔" لکڑہارے نے عرض کی، ہمارے پاس پیسے نہیں ہیں۔ فرمایا تیرے بستر کے نیچے ہیں، لکڑہارے خواب سے چونک پڑا، اور پیسے اٹھائے، دونوں کے ہاتھوں اور پیروں کی زنجیریں بھی کھلی ہوئی تھیں۔ صبح ہوئی تو دیکھا کہ ایک ضعیفہ جا رہی ہے، ان دونوں نے اس سے التجا کی کہ امیر المومنین حضرت مشک کشتا کی نذر کے لئے شیرینی لادے۔ اس بڑھیا نے کہا: آج میرے بیٹے کی شادی ہے مجھے بہت سے کام ہیں میں نہیں لا سکتی۔

اتفاقاً ایک دوسری ضعیفہ کا گزر ہوا جس کا جوان فرزند مر گیا تھا، وہ روتی ہوئی جا رہی تھی۔ ان دونوں (لکڑہارے اور اس کی زوجہ) نے اس سے شیرینی

خرید کر لادینے کی خواہش ظاہر کی۔ بڑھیا نے امیر المومنین کا نام سننے ہی سے
 رضا مندی کا اظہار کیا، اور بلا کسی حیلہ و غدر شریعی لاکر بازار سے دیدی لکر لڑکے
 نے حضرت مشکل کشا کی نذر کی، خود بھی کھایا اور بڑھیا کو بھی کھلایا۔ وہ ضعیفہ
 جب اپنے گھر واپس آئی تو اپنے بیٹے کو زندہ پایا، اور وہ ضعیفہ جب اپنے گھر واپس
 گئی، جس کے بیٹے کی شادی تھی اور اس نے برائے نذر امیر المومنین شریعی خرید کر
 بازار سے لانے کے لئے نکال کر دیا تھا تو اس کا فرزند ایک بیک مر گیا۔ یہ خبر
 مشہور ہوئی تو اس بڑھیا نے جس کا بیٹا ایک بیک مر گیا تھا اس بڑھیا سے جس کا مر
 ہوا بیٹا زندہ ہو گیا تھا اس سے مرے ہوئے بیٹے کے زندہ ہونے کا سبب
 پوچھا، اُس نے کہا اور کوئی سبب تو مجھے معلوم نہیں، البتہ ایک قیدی کی خواہش
 پر مولائے کونین حضرت مشکل کشا کی نذر کا سامان بازار سے لاکر دیا تھا اور جب نذر
 کا سامان مجبور قیدی کو دیکر واپس گھر آئی تو میں نے اپنے لڑکے کو زندہ پایا۔ یہ سن کر وہ
 بڑھیا اپنے دل میں نادم ہوئی اور توبہ کر کے صدقِ دل سے نیت کی کہ اگر میرا بیٹا بھی
 زندہ ہو جائے تو میں بھی فاتحہ دلاؤں گی۔ خدا نے اپنی رحمت سے اس کو زندہ کیا اور ادھر
 اس کھونٹی نے بھی ہار اگنا شروع کیا یہ حال دیکھ کر حاکم کی بیگم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا واقعہ
 حاکم کو سنایا تب اس کو بھی یقین آگیا اور کہا کہ لکر لڑا اور اُس کی زوجہ کو میں نے بے قصور قید
 کر دیا تھا لہذا اس نے فوراً اُسی وقت لکر دیا ہے اور اس کی زوجہ کی رہائی کا حکم دیا۔
 رہائی پا کر دونوں حاکم کے سامنے حاضر ہوئے تو اُن میں پوچھا کہ تم نے ایسا کیا کام کیا کہ ایسی
 کرامتیں ظاہر ہوئیں۔ دونوں نے عرض کی کہ ہم ہر غیبتہ (جمعات) کو حضرت امیر المومنین
 کا فاتحہ (نذر) دلایا کرتے تھے غفلت کے سبب کئی جمعات کو نذر نہ دلا سکے تھے جس کے
 نتیجے میں اس بکلا میں مبتلا ہوئے۔ اب جبکہ اس نذر کو کیا ہے اس کی برکت سے خداوندِ کریم
 نے ہم دونوں کو قید سے نجات دی۔

لہذا جو شخص ہر غیبتہ (جمعات) کو نذر مشکل کشا دلاتا رہے گا، وہ تمام آفات
 ارضی و سماوی سے محفوظ رہے گا، اور اس کی عمر و رزق میں اضافہ ہوگا۔ اُس کے
 دشمن اور بدخواہ ہمیشہ مہمور رہیں گے، انشاء اللہ تعالیٰ۔

ترکیبِ نذر

اول و آخر تین بار روح۔ سات مرتبہ سورۃ الحمد، اور
 سات مرتبہ سورۃ قل ۱۰۰ اللہ اُحد پڑھے۔ اور کہے ان سورتوں کے پڑھنے کا
 جو ثواب حاصل ہوا ہو۔ میں اس ثواب کو مشکل کشا کے کونین حضرت امیر المومنین
 علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو ہدیہ کرتا ہوں۔

معجزہ حضرت امام حسین علیہ السلام

چوتھا معجزہ } ۲۲ھ ہجری کے آخر کا ذکر ہے کہ ہندوستان میں سنیوں کی ایک ریاست جلاوسہالا کے نام سے تھی، لیکن یہاں جو کچھ ہوتا تھا وہ شیعہ ریاست میں بھی نہیں تھا۔ گھر گھر بارہ اماموں کی کونادوں پر نیاز دی جاتی۔ اگر ابام عشرہ (ماہ محرم الحرام) میں کسی گھر سے دھواں نکلتا تو لوگ اس گھر والوں کو برا بھلا کہتے۔ نویں اور دسویں محرم کو نواب صاحب کی طرف سے شہر میں گھر گھر تقسیم کیا جاتا۔ عاشورہ محرم کو سرکاری اما مبارہ سے نواب صاحب کا ایک ابرق کا بنا ہوا "تعزیه" نکالا جاتا۔ کہتے ہیں اس وقت اس "تعزیه" پر پچاس ہزار روپے سے اوپر خرچ آتا تھا۔ پھر تمام شہر کے تعزیه کو توالی کے نیچے جمع ہوتے۔ ان میں ایک تعزیه "بتاشوں" کا اور ایک میواتیوں کا تعزیه تھا

کو توالی کے نیچے سارے تعزیه اکٹھا ہوتے۔ اور چوٹی باؤلی کے تعزیه کے انتظار میں سب لوگ کھڑے رہتے۔ یہ تعزیه بڑے طعراق سے آتا اور ہمیشہ آڑا، ترچھا رہتا۔

جب چھوٹی باؤلی کا تعزیه آتا تو اس کے پیچھے سرکاری تعزیه ہوتا اور سرکاری تعزیه کے پیچھے سارے شہر کے تعزیه ہوتے۔ چھوٹی باؤلی کا تعزیه نواب صاحب کے چچا دادمقیم خاں مرحوم کا تعزیه تھا چونکہ دادمقیم خاں، نواب صاحب کے چچا تھے اور اپنے تعزیه ہی کی طرح آڑے ترچھے اور اکر دسکڑ کے آدمی تھے۔ لہذا ان کے تعزیه کو سبقت دیکھتی تھی۔ اس کی ایک وجہ اور بھی تھی، ایک مرتبہ جب نواب افتخار علی خاں کے والد نواب اسماعیل خاں زندہ تھے ایک سال ہندوؤں کا ہوا "جٹھ اسٹیمی" اور مسلمانوں کے محرم کا روز عاشورہ ایک ہی دن پڑا۔ ایک طرف سے دادمقیم خاں کا تعزیه، یعنی چھوٹی باؤلی کا تعزیه آگے بڑھا اور دوسری طرف سے ہندوؤں کی مورتی۔ اب ہندوؤں اور مسلمانوں میں ٹھن گئی۔ ہندو چاہتے تھے کہ پہلے ہمارا جلوس گزرے اور مسلمان چاہتے تھے کہ پہلے ہمارا جلوس گزرے۔ جب نواب اسماعیل خاں کو معلوم ہوا تو وہ گھوڑے پر سوار ہو کر جائے واردات پر پہنچے تو انھوں نے ہندوؤں سے کہا کہ تم "مورتی" لگے بڑھاؤ اور مسلمانوں کے تعزیه آگے بڑھنے سے روک دیا جب دادمقیم خاں کو خبر ملی تو انھوں نے مسلمانوں سے کہا کہ فوراً ٹھنڈے کر دو اس کا عذاب نواب صاحب کے سر ہوگا۔

پہنچتے ہی کہ اس رات نواب صاحب ایک لمحہ کے لئے بھی نہ سوسکے۔ وہ جب پلنگ پر لیٹے، پلنگ الٹ جاتا اور ماتم کی آواز دہرے ان کانوں میں آتی تھی۔ نواب صاحب نے رات بڑی مصیبتوں سے کاٹی جمع ہوتے ہی کچھ لوگ

دوسری فائز میں پہنچتے تھے نواب صاحب کے پاس آئے اور بتایا گذشتہ رات دوسری
میل کے فاصلے سے دیکھا ایک جلوس ان کا موگزر رہا ہے اور جلوس میں مشعلیں بشار
جلا رہی ہیں اور ساتھ ہی کچھ سوار بھی ہیں۔

جب ہم لوگ علی الصبح اس مقام پہنچے تو گھوڑوں کے ٹھوں کے تازہ
نشانات دیکھے کچھ بقی بڑی میڈیاں رکھیں اور ایک نیا چٹا پانی کا آبداد کیا (مطلو)
چنانچہ یہ نام واقعہ سن کر نواب صاحب اس وقت آن آدمیوں کے ساتھ
اس جگہ پہنچے اور وہ تمام چیزیں کشیم خود دھیں اور بہت زیادہ متاثر ہوئے
پھر حکم دیا کہ فوراً اس جگہ کا احاطہ کیجئے دو کچھ دنوں کے بعد اس جگہ ایک بہت
شہزادہ غارت قریہ کرانی جس کا نام جھانسی اور اس جگہ کا نام حسین ٹیکری
رکھا۔ نواب صاحب نے دو تعمیر خانے سے معافی مانگی اور تعزینے کو روک دیا
مٹھوائے۔ اس کے بعد پھر نواب صاحب اور ان کے وفی عہد کو اہلیت اہلایہ
بڑی عقیدت ہو گئی یہاں تک کہ نواب صاحب کا مزار بھی حسین ٹیکری میں
بنایا گیا۔

حسین ٹیکری کے بارے میں بہت سی باتیں مشہور ہیں کہ جانا ہے کہ
آسمان سے حسین ٹیکری کے مزارات پر روشنی اترتی ہے اور ان مزارات کا ثبوت
کرتی ہوئی گزر جاتی ہے بہت سے لوگوں نے شہداء مکر جی زیارات بھی کی ہیں۔
اس کے علاوہ یہاں بھراؤ مانگی جاتی ہے وہ ضرور پوری ہوتی ہے۔

حسین ٹیکری پر ہر شب جمعہ کو زیارات کے لئے لوگ جمع ہوا کرتے ہیں
اور عموماً شب جمعہ ہی کو زیارات ہوتی ہیں چھوٹے سرکار کے روضہ پر بعد مغرب
کسی کو جانے کی اجازت نہیں ہے چھوٹے سرکار سے بڑے سرکار کا روضہ ڈیڑھ
فرلانگ کے فاصلے پر ہے۔ نواب حسین صاحب رنجیت مرچم آیا۔ مانتب جمعہ کو

زیارات کو گئے عشاء کے بعد چھوٹے سرکار کے روضہ کی جانب جنگل میں درختوں سے
کچھ روشنی نودار ہوئی اس کو دیکھتے ہی یازن نے درود پڑھنا شروع کر دیا۔ کچھ
لوگ بلند آواز سے نوحہ پڑھنے لگے اور ماتم کرتے لگے عجیب طرح پر کیفیت
متنی جو ماحول پر طاری تھی۔ نواب حسین مرحوم کہنے لگے کہ جنگل کی دوسری طرف جو گائیں
ہے اس کے لوگ کچھ جلا رہے ہیں جس کی وجہ سے روشنی ہو گئی۔ ان کا یہ کہنا تھا کہ
روشنی تیز اور بلند ہوئی شروع ہو گئی (صَلُّوا) اس تاریکی میں روشنی کا ایک
باؤل تھا جو دور درختوں پر بلند ہو رہا تھا خاصہ بلندی پر پہنچ کر اس پر نور باؤل
کے دو ٹکڑے ہو گئے پھر مزید ایک ٹکڑے کو دو ٹکڑے ہوئے اس کے بعد پھر
تینوں نور پارے نضا میں اور بلند ہو گئے پھر بڑے نور پارے سے دو چھوٹے نور
پارے الگ ہو کر چمکے لگے اور پانچ نور آدھے یا پون گھنٹہ تک چھوٹے سرکار
کے روضہ پر فضا میں معلق رہے پھر چائیک غائب ہو گئے۔

پانچواں معجزہ } انفریقہ کے ایک بہت بڑے سیٹھ کی دونوں بیٹیاں
نہایت تنگ سے جل کر نکالیں گئیں
چربی نکل آئی تھی اور غم لاعلاج ہو گئے تھے۔ صل

واقعہ یہ تھا کہ انفریقہ میں ایک جادوگر جس کو دت کا ڈاکٹر کہنا تھا آگ پر چل
کر تا تھا اور جو شخص اس کا دامن پکڑ لیتا اس کو آگ نقصان نہیں پہنچاتی تھی۔
ایسے ہی ایک مظاہرے میں سیٹھ دتھوٹ نے بھی اس کا دامن تھام کر آگ
میں قدم رکھ دیا۔ چاروں طرف شعلے بلند تھے مگر ان میں ٹھنڈک تھی۔ یہ ٹھنڈک
محسوس کرتے ہوئے سیٹھ نے سوچا کہ یا آگ مصنوعی ہے اور ڈاکٹر کا دامن تھا مانتا تھا
براہر ہے چنانچہ اس نے ڈاکٹر کا دامن چھوڑ دیا۔ بس اسی لمحہ اس کے کپڑوں کو آگ
لگ گئی۔ اور مانگی فوراً سوخت ہو گئیں سیٹھ اپنے علاج کے لئے نبردہ ہسپتال

گیا۔ لیکن کئی ماہ کے علاج کے باوجود کوئی آرام نہ ہوا۔ پھر وہاں سے لندن پہنچا۔ وہاں ڈاکٹروں نے ٹانگیں کاٹنے کا فیصلہ کیا۔ لیکن سیٹھ نے ٹانگیں کٹوانے سے انکار کر دیا۔ اور واپس اپنے وطن بمبئی آگیا۔ بمبئی میں کچھ لوگوں نے اس کو حسین شیکری سے جاوہر ریاست جانے کا مشورہ دیا۔

۱۹۰۷ء کا واقعہ ہے کہ سیٹھ کے ملازم اس کو اسٹریچر پر بٹھا کر چھوٹے حضرت یعنی حضرت عباسؑ کے روضہ پر لے گئے۔ وہاں روزانہ باؤلی ناکھواں جسے جھالو کہتے ہیں۔ روضہ کے احاطہ کے فوراً بعد سڑھیاں اترتی تھیں۔ اس کے پانی سے سیٹھ کے پاؤں کے زخم دھوئے جاتے تھے۔ پھر روضہ کا طواف کرا کر اس کے اسٹریچر کو روضہ حضرت امام حسینؑ علیہ السلام پر لے جاتے تھے۔ وہاں عودی کی راکھ اس کے زخموں پر چڑھتے تھے۔ پھر محن میں اس کا اسٹریچر شام تک رکھا رہتا تھا۔ پیلساہ کئی مہینے تک زبا۔ انہیں دنوں دھیرے دھیرے اس کے زخم مندمل ہونے لگے یہاں تک کہ وہ سیٹھ اس قابل ہو گیا کہ خود اپنے پیروں سے آہستہ آہستہ چل کر جھالو تک پہنچا اور اپنے زخموں کو دھو تا اور اپنے پاؤں سے واپس آتا۔ بالآخر ایک دن وہ سیٹھ جو دنیا بھر کے مساجدوں سے مایوس کر دہر امام مظلوم حضرت امام حسینؑ علیہ السلام پر آگیا تھا پوری طرح صحت یاب ہو کر اپنے وطن خوش خوش روانہ ہو گیا۔

پے اولاد خواتین خالی پالنے منت کے طور پر چڑھاتی ہیں اور وہ اولاد کی نعمتوں سے مالا مال ہو جاتی ہیں۔ حسین شیکری کی پر نور عمارتیں گربانے معلق کے روضوں سے مشابہ ہیں۔ جھالو سے کاپانی صاف دستہرا ہونے کے ساتھ ساتھ بہت شیریں اور شفا یاب ہے۔

داؤد حبیب کے خاندان کی ایک پچی لاٹھیاں جو چکی تھی وہ اسے نبی سے

حسین شیکری لائے اور اسے یہاں کچھ دن بٹھا۔ روزانہ جھالو سے پانی سے اس کی غسل کرتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ پچی بالکل درست ہو گئی۔ خاندان داؤد حبیب نے پچی کی شفا پانی پر پڑے پہانے پر یہیں نیاز دلوائی اور جادوہ کے سارے شہریوں کی دعوت کی۔ پھر ایک سال کے بعد کراچی اور زائرین کے آرام و سہولت کے سامان بنیا کئے۔ کہا جاتا ہے کہ کوئی زائر جو یہاں ٹھہرتا ہے کوئی معمولی سی چیز نہیں چڑانا، اگر کسی نے چرائے کی کوشش بھی کی تو وہ ایسی پریشانیوں میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ اس کو واپس کرنا پڑتا ہے۔

ریاست گوانیا میں سرکاری تعزیر کے اٹھنے کا اعلان
چھام معجزہ
 ۹ محرم ہی کو ہو جاتا ہے کہ کل فلان وقت سرکاری تعزیر
 امام بارگاہ سے اٹھے گا۔ چنانچہ اس کے مطابق ۱۰ محرم کو تعزیر اٹھنے کی توپ چھٹی اور تعزیر معجزہ باجا پلٹن رسالے کے ساتھ چلا۔

ایک نہایت ضعیف العمر ذکی پنڈت بھی اپنے گھر سے جلوس تعزیر دیکھنے پیدل چل پڑا۔ ایک تو ان کی عمر تقریباً نوے سال تھی دوسرے پیدل چلنا اپنے مکان سے ایک میل کے فاصلہ پر پہلا اولی بازار کے ٹکڑ پر جا کر ان کو جلوس دیکھنا تھا۔ کیونکہ کمزوری میں ہر انسان کے جوصلے پست ہو جاتے ہیں۔ اس لئے دل میں ایک گھبراہٹ سی تھی کہ میں وقت پر پہنچ بھی سکوں گا یا نہیں۔

ان کے پیچھے ان کی بیوی بھی پیدل چل رہی تھی۔ بیوی بھی کمزور اور ضعیف تھی۔ پیدل چلنے کی طاقت تھی مگر نہ جانے کون سی طاقت اپنی طرف کھینچے لئے جا رہی۔ میاں کی فیستار بیوی سے کچھ زیادہ تھی، اس لئے بیوی ان سے ڈیرہ سو قدم پیچھے رہ گئی۔ بڑے زور سے پکارا میاں کو کہ کیوں مجھے پیچھے چھوڑے جا رہے ہو۔ ذرا دیر تک جاؤ میں بھی ساتھ ہوں۔ میاں نے بے مروتی سے

بھلا اس بڑھاپے میں ماناگ کنوا دوں اور لنگری بنوں۔ چنانچہ پندت جی خامسکی والی گلی میں نو سو اڑھائی گز کے گھر میں ایک تعزیر رکھا جاتا تھا اس کے یہاں سے بہت سی عودی لے آئے۔ پندتانی نے بڑے خوش اعتقادی سے لے لے رتی رتی روز رکھانے لگی۔ غرض کہ بغیر کسی دوا کے تھوڑے دنوں میں اس کی ساری ہڈیاں خود بخود جڑ گئیں اور ساری تکلیف دور ہو گئی۔ (صلوات)

کچھ عرصہ بعد ڈاکٹر واسلے کی ایک تقریب میں پندتانی سے ملاقات ہو گئی۔ ڈاکٹر نے پوچھا کہ اس علاج کو ایک پانچ دسٹ ہو گئیں؟ پندتانی نے ساری کیفیت بیان کر دی۔ اس پر ڈاکٹر صاحب بولے، واقعی یہ ڈاکٹری واکٹری کچھ نہیں ہے۔ پر نہتا جو چاہے سو دسے یہ

معجزہ حضرت امام جعفر صادق

سَالَوَانُ مُعْجَزَا { کسی شہر میں ایک لکڑہارا نہایت مفلس اور نادار رہتا تھا وہ مصیبت زدہ ہر روز جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر لاتا اور فروخت کر کے مشکل اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پالتا تھا۔ آفلاس سے تنگ آکر ایک دن اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ بڑے روزگار باہر جانا ہوں عجب نہیں کہ پروردگار عالم رحم فرمائے اور ہماری مصیبت دور ہو۔ یہ کہہ کر لکڑہارا تلاش معاش میں گھر سے نکل کھڑا ہوا اور ایک دوسرے شہر جا پہنچا۔ مگر وہاں بھی تقدیر نے ساتھ نہ دیا۔ اور وہاں بھی یہی کام کرنے پر مجبور ہو گیا۔ اور یہ سلسلہ بارہ برس تک رہا لیکن فکر پریشانی اور مفلسی نے ساتھ نہ چھوڑا اس لئے نہ تو

اس نے اپنے بال بچوں کو کچھ بیع سکا۔ نہ انکی خبر لی۔

لکڑہارے کی بیوی نے خاوند کے چلے جانے کے بعد کچھ دنوں تو کسی نہ کسی طرح گزار دیا مگر جب فاقوں کی نوبت آگئی تو مجبور ہو کر اس بے چاری نے وزیر کے محل میں جا کر کشتی کی نوکری کر لی۔ اور اپنے بچوں کا پیٹ پالنے لگی۔ ایک شب لکڑہارا نے خواب میں دیکھا کہ میں وزیر کے محل میں جا رہا ہوں کہ بتنے میں مولا نے کائنات حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے چند انصاف صحن خانہ میں تشریف لائے۔ پھر اپنے اصحاب کی متوجہ ہو کر فرمایا کہ معلوم ہو آج کون سی تاریخ دور کون سا مہینہ ہے؟ اصحاب نے نہایت ادب سے عرض کیا، تو کیا آج شب پانچ رجب المرجب ہے۔ تب حضرت نے اپنی زبان معجز بیان سے ارشاد فرمایا، اگر کوئی کسی مشکل میں گھرا ہوا اور کسی پریشانی میں مبتلا ہو۔ ببصدق دل سوا سیر شدہ کی پوریاں (اگر مقدرت کو تشریں پوریاں) پکا کر دو کوئلوں میں رکھ کر ہمارے نام کی نذر (نیاز) ۲۲ رجب المرجب بوقت نماز صبح دلو اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں لایے واسطے سے اپنی حاجت طلب کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مراد ضرور پوری ہوگی۔ اتنے میں لکڑہارا کی آنکھیں کھلیں پھر اسی وقت اس نے بعد قیہ دل مندر دینے کی نیت کی اور حسب الارشاد امام عالم تمام نذر پیش کی۔

اب ذرا دیکھ لکڑہارے کا حال مٹھے۔

یہاں تو ۲۲ رجب المرجب بوقت صبح لکڑہارا نے مندر امام دلازمی تھی اور وہاں لکڑہارا درخت پر چڑھا ہوا لکڑہارے کاٹ رہا تھا کہ چنانک اس کے پاس سے گھبراہٹ چھوٹ کر زمین پر گر گئی۔ اس نے درخت سے اتر کر گھبراہٹ اٹھانے لگا تو اسے زمین میں کوئی شے دفن ہونے کا شبہ ہوا۔ تو اس نے اس جگہ کو کھودا تو بہت بڑا خزانہ دکھائی دیا۔ تھوڑا مال لے کر اس وقت تو بند کر دیا مگر تھوڑا خزانہ کر کے کچھ

عرصہ میں دھیندے کا ایک ٹکڑا جھنڈ نکال لایا، اور پھر سامان سفر تیار کر کے بڑے کٹر و فخر کے ساتھ عساکر و ملین ہوا۔

گھر پہنچ کر اپنے اور بال بچوں کے لئے ایک عالی شان مکان بنوایا، بیوی بچوں کے آرام و آسائش کے سامان بٹیا کئے۔ اور زندگی نہایت آسودگی سے بسر کرنے لگا۔ ایک روز لکڑ ہارن نے اپنے خاوند سے تذکرہ اتمام کی ساری سرگزشت بیان کی۔ جب اس نے مہربانہ اور تاریخ بتایا تو وہی حبیبہ اور وہی تاریخ تھی جب لکڑ ہارے کو دھیندہ چٹا چٹا یہ سن کر لکڑ ہار بڑا متاثر ہوا اور صدق دل سے ایمان لایا۔ اور یہ نذر تاریخ مقررہ پر برابر دلا نارا ہوا۔

ایک دفعہ وزیر کی بیوی اپنے بالا خانہ پر چڑھی، اس کو کچھ دور پر ایک عالی شان مکان نظر آیا، ساتھ کینز بھی تھیں۔ اس نے ایک کینز سے اس مکان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔ یہ کس کا مکان ہے؟ کینز نے جواب میں بتایا، اسی لکڑ ہارن کا مکان ہے جو کئی سال پیشتر حضور کے یہاں جھانڈو دینے پر ملازم تھی، یہ سن کر وزیر کی بیوی نے لکڑ ہارن کو بلایا کہ مفصل حالات دریافت کئے۔ لکڑ ہارن نے سارا حال بیان کر دیا۔ جس میں اپنا خواب اور کوٹھڑوں پر تذکرہ اتمام بھی تھا۔ وزیر کی بیوی کو کچھ بھی یقین نہ ہوا، بلکہ دل میں یہ خیال آیا کہ یہ سب جھوٹ ہے اس کے شوہر نے کہیں چوری باز برفی کی ہے جس کی بدولت مالدار ہو گئی ہے۔ یہ مجھ سے چھپاتی ہو۔ وزیر کی بیوی کا یہ خیال فاسد دہن میں آتا تھا کہ جس کے شوہر نامدار وزیر اعظم پر مصیبت ناگہانی آگئی۔

بادشاہ وقت کا نائب وزیر اس کا دشمن تھا۔ اس نے موقع پا کر بادشاہ سے اس کی چٹنی کر دی کہ وزیر اعظم خاتن ہے۔ اس نے شاہی خزانے میں بڑی بے خیانت کی ہے، جہاں پناہ اسے طلب فرمائیں۔ چنانچہ بادشاہ نے اسی وقت وزیر اعظم کو

بلایا کہ حساب طلب کیا تو وہ صحیح حساب نہ دے سکا۔ بادشاہ غضبناک ہو گیا اور وزیر اعظم کا سارا مال و اسباب ضبط کر کے اس کو اور اس کی بیوی دونوں کو بیکال باہر کیا۔ وہ دونوں محل سے نکل کر چل دیئے۔ چلتے چلتے اٹواراہ خربوزہ خرید کر رومال میں باندھ لئے کہ کہیں بیٹھ کر کھاؤں گے۔

جس روز وزیر اعظم پر عتاب آیا تھا، اتفاق سے اسی دن صبح کو شہزادہ شکار کو گیا تھا اور شام تک واپس نہ آیا تھا۔ بادشاہ پریشان ہوا۔ وہی نائب وزیر جس کی وجہ سے وزیر اعظم نکالا گیا، بادشاہ سے بولا، مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مغرور وزیر اعظم نے بوجہ دشمنی موقع پا کر شہزادے کو نقصان پہنچا دیا ہو۔ یہ سن کر بادشاہ نے وزیر اعظم (معتوبہ) کی گرفتاری کا حکم دے دیا۔ سپاہی ہر طرف ڈور لگائے اور گرفتار کر کے بادشاہ کے سامنے پیش کر دیا۔ اس وقت تک انھوں نے وہ خربوزہ کھایا نہ تھا اسی طرح رومال میں جندھا ہوا تھا۔

بادشاہ نے دریافت کیا، رومال میں کیا ہے؟ معتوب وزیر اعظم نے جواب دیا، خربوزہ ہے۔ رومال کھولا تو اس میں شہزادے کا سر نظر آیا۔ بادشاہ اپنے بیٹے کا سر دیکھ کر بید غضبناک ہوا اور حکم دیا انھیں رات بھر قید میں رکھو صبح ان کو قتل کر دینا۔

معتوب وزیر اعظم اور اس کی بیوی دونوں قید خانے میں بند کر دیئے گئے۔ وزیر اعظم معتوب نے بیوی سے پوچھا، یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ ہم پر یہ ناگہانی مصیبت کیسے آئی، کون سا ایسا گناہ سرزد ہو گیا جس کی سزا بھگتنی پڑ گئی؟ کافی غور و خوض کے بعد بیوی نے کہا میرا خیال ہے کہ لکڑ ہارن نے تذکرہ اتمام اور حکم نامہ جعفر صادق نیز دھیندے کے متعلق تفصیل سے بیان کیا تھا میں اس پر یقین نہیں نہ کیا، اور جھوٹ پر محمول کیا۔ معتوب وزیر اعظم نے جواب میں کہا، اس سے بڑھ کر اور

کی گناہ ہو گا۔ تم نے حضرت امام جعفر صادق کے قول و حکم کو جھٹلایا تو بہ کرد اور معافی مانگو۔ امام عالی مقام کا فرمانا درست ہے۔

الغرض دونوں رات بھر گریہ و زاری اور اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہے۔ خلوص دل سے سزا کا اہم کی منت مانی۔ اللہ تعالیٰ نے توبہ قبول کر لی۔ علی الصبح شہزادہ شکار سے واپس آیا اور بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ بادشاہ نے بیٹے کو سینے سے لگا لیا، پھر واپسی کی تاخیر کا سبب دریافت کیا۔ شہزادے نے عرض کیا حضور! شکار میں بڑی دیر ہو چکی تھی لہذا ایک باغ میں ٹھہر گیا تھا۔

اس کے بعد دونوں قیدیوں (معتوب و وزیر اعظم اور اس کی بیوی) کو طلب کیا، پھر رومال کو گھلوا کر دیکھا تو وہ خربوزہ تھا۔ بادشاہ سخت متعجب ہوا۔ اور وزیر اعظم معتوب سے دریافت کیا کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ معتوب وزیر اعظم نے جو واقعہ اپنی بیوی سے سنا تھا نہایت تفصیل بیان کر دیا۔ پھر بادشاہ نے لکڑہارہ اور اس کی عورت کو بلوا کر پوچھ گچھ کی، انھوں نے بھی ادا سے آخر تک بیان کر دیا۔ یہ سن کر بادشاہ بھی بہ حدیق دل ایمان آیا۔ اور معتوب وزیر اعظم کو بحال کر کے دوبارہ اس کے عہدہ پر اس کو فائز کیا۔ اور خچل خور وزیر کو معتوب کر کے شہر بدر کر دیا۔



معجزہ حضرت امام موسیٰ کاظمؑ

انھوں نے معجزہ { شہر طالقان میں ایک ماہی گیر (مچھرا) علی بن صباح خالقا فی رہتا تھا۔ وہ روزمرہ صبح کو کشتی لے کر سمندر میں مچھلیوں کے شکار کے لئے نکل جاتا اور دوپہر تک جتنی مچھلیاں ہاتھ آجاتیں ان کو بیچ کر اپنی بیوی اور بچوں کا پیٹ پالتا۔

ایک رات جب وہ بستر پر لیٹا تو ایسا سویا کہ وقت پر نہ آنکھ کھل سکی۔ بیوی کے بار بار جگانے پر بالآخر جاگ اٹھا۔ آنکھوں میں خنک کا خرابائی تھا۔ مگر کشتی لے کر روانہ ہو گیا۔ منہ کے سبب کشتی کے چتوہاتھوں میں سنبھل نہیں رہے تھے۔ اسی اونگہ میں کشتی کے چتوہاتھ سے چھوٹ گئے وہ بیٹھے بیٹھے گئے۔ کشتی ہوا کے رخ پر بہتی بہتی ایسی جگہ پہنچ گئی جہاں سمندر میں بھنور تھا۔ کشتی بھنور میں پھنس کر چکر کھانے لگی۔ اس کے جھٹکوں سے آنکھ کھل گئی، کشتی بھنور میں پھنس کر وہ بہت گھبرایا۔ مگر فوراً چتوہاتھ کی مدد سے کشتی کو گریز اب سے نکالنے کی کوشش کرنے لگا۔ لیکن کشتی اس قدر تیزی سے گھوم رہی تھی کہ جیسے بہت جلد ڈوبنے والی ہو، اسی جہد و جد میں چتوہاتھ بھی اس کے ہاتھوں سے نکل کر سمندر میں جا گرے اور دیکھتے دیکھتے بھنور کے زور سے کشتی کے ڈونڈے ہو گئے اور صحاح طالقانی بھی سمندر میں گر گیا۔ اور ہاتھ پاؤں مارنے لگا۔ اسی اثنا کشتی کا ایک ٹخنہ بہتا ہوا اس کے ہاتھ آگیا اور وہ اس کے اوپر بیٹھ گیا۔

تختہ موجوں کے رحم و کرم پر بہتا ہوا چلا جا رہا تھا۔ دور دور تک خشکی کے آثار نہ تھے۔ تین دن اور تین رات اسی تختہ پر رہا۔ طائفانی بھوک و پیاس سے لبِ دم تھا۔ اسی عالم میں سوچنے لگا کہ شاید میرا وقتِ آخر ہے۔ چنانچہ اس نیم بے ہوشی اور خستگی کے عالم میں خلوص دل سے کہنے لگا اے امام موسیٰ کاظم آپ تو بابِ الحوائج ہیں، آپ تو بگردی کے بنائے واسے ہیں اور حاجتمند و تنگی حاجت پوری کر دیتے ہیں، میری بھی مدد کیجئے۔

فریاد کو پہونچو دم امداد ہے آؤ یا موسیٰ کاظم
حسنین کا صدقہ مری بگدی کو بناؤ یا موسیٰ کاظم
تکلیف مسافر کو کبھی ہونہ سفر میں ایذا نہ خضر میں
گھر خیر سے پہونچاؤ۔ غریبوں کا دیا موسیٰ کاظم
کبھی سوچتا کہ سمندر میں خود کو گراؤں تاکہ اس زندگی نامتام کا خاتمہ ہو جائے۔ غرض کہ طائفانی نقابت کے باعث بے ہوش ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد اچانک اس کے تختہ کو زبردست جھسکا لگا اور تختہ خشکی کے حقہ سے جا لگا (صلوٰۃ طائفانی کی آنکھ جب جھٹکے کی وجہ سے کھلی تو خود کو خشکی پر پایا، ادھر ادھر نظر دوڑاتی تو دیکھا کہ ہر طرف طرح طرح کے پھلوں کے درخت جن کی شاخیں بہت نیچی جھکی ہوئی ہیں، بٹھار ہیں۔ اور چاروں طرف نہریں رواں دواں۔ اس نے کچھ دیر سنا کر ایک درخت کے پاس پہونچ کر خوب پھل کھائے اور پانی پیا تھوڑی دیر آرام کیا، پھر وضو کر کے دو رکعت نماز سُر کر ادا کی۔ اور ایکٹ پیسے کے نیچے سو گیا۔ اسی دوران ایک خوفناک آواز کان میں پہونچی جس سے آنکھ کھل گئی۔ دیکھا دو گھوڑے آپس میں لڑ رہے ہیں جیسے ہی گھوڑوں نے دیکھا فوراً سمندر میں کود پڑے۔ پھر ایک عظیم الخلق پرندہ جو کہ ہاتھی سے بھی کئی گنا بڑا تھا۔

اگر قریب کی پہاڑی پر بیٹھ گیا۔ طائفانی درختوں کے درمیان سے گزرتی پہاڑی کے پاس پہونچا۔ وہ پرندہ اسے دیکھ کر ایک طرف کو اڑا۔ یہ اس کے پیچھے چلا کہ وہ کہہ رہا تھا ہے تھوڑی دیر جانے کے بعد ایک غار سے تلاوتِ قرآن مجید تسبیح و تہلیل اور تکبیر کی آواز سنائی دی۔ میں اس آواز طرف ہونیا، جب قریب پہونچا تو غار سے پھر نڈائی آئی اے علی بن صالح طائفانی خدا تم پر رحم کرے۔ غار کے اندر آ جاؤ۔ (صلوٰۃ)

جب طائفانی غار کے اندر گیا دیکھا ایک نورانی چہرہ، کھڑپوش تشریف فرما ہیں۔ انھیں جھک کر سلام کیا۔ ادھر سے سلام کا جواب ملا ساتھ ہی یہ بھی فرمایا، اے علی بن صالح! تم معدنِ کمند ہو۔ یعنی تم بھوک، پیاس اور خوف کے امتحان میں کامیاب ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر رحم کیا، تمہیں نجات دی اور پاکیزہ پانی پلائے۔

میں اُس وقت سے واقف ہوں، جب تم کشتی پر سوار تھے۔ اور سمندر میں تمہاری کشتی ٹوٹ گئی تھی۔ کافی دور تک موجوں کے تھپیرے کھاتی رہی۔ تم نے اپنے آپ کو سمندر میں گرے کا ارادہ کیا تھا اگر ایسا کر جیتے تو ہلاک ہو گئے ہوتے۔ تم نے بڑی مصیبت اٹھائی۔ میں اُس وقت کو بھی جانتا ہوں، جب تم نے نجات پائی اور دوا ہم چیزیں دیکھیں۔

طائفانی نے جب اس بزرگ شخصیت کی باتیں سُنیں تو پھر اس طرح مخاطب ہوا۔ میں آپ کو ائمہ و رسول اور ائمہ طاہرین علیہم السلام کا واسطہ دیکر پوچھتا ہوں کہ آپ کون ہیں؟ اور آپ کا اسم گرامی کیا ہے؟ نیز میرے حالات آپ کو کس طرح معلوم ہوئے؟ آپ نے فرمایا اے علی بن صالح! میں زمین پر اللہ کی حجت ہوں اور میرا نام موسیٰ بن جعفر ہے (صلوٰۃ)

پھر آپ نے فرمایا کہ تم بھوکے ہو وہ میں نے عرض کیا، جی ہاں۔ یہ سن کر آپ نے اپنے لبوں کو حرکت دی اور ایک خوانِ نعمت رومال سے ڈھکا ہوا حاضر ہو گیا حضرت نے خوان سے رومال ہٹایا اور فرمایا، اللہ تعالیٰ نے جو رزق دیا ہو اسے کھا لو۔ میں نے بیٹھ کر خوب سیر ہو کر کھایا، ایسا کھانا کبھی نہ کھایا تھا، پھر مجھے پانی پلایا جو ایسا خوش ذائقہ پانی تھا، اس سے قبل نہ پیا تھا۔

پھر آپ نے دو رکعت نماز پڑھی اور مجھ سے فرمایا، اے علی بن صالح تم گھر جانا چاہتے ہو وہ میں نے کہا، جی حضور! آپ نے دعا کے لئے ہاتھ بلند کئے، ناگاہ بادل کے ٹکڑے اُٹنے لگے اور غار کو ہر چہار طرف سے گھیر لیا، اُدھر ہم خدا آپ کو سلام کیا۔ حضرت نے جواب سلام دیکر دریافت فرمایا۔ کہاں کا ارادہ ہے۔ انھوں نے سرزمین کا نام لیا اور چلے گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک دوسرا ٹکڑا بادل آیا اور سلام کیا۔ آپ نے بعد دینے جواب سلام پوچھا، کدھر جا رہے ہو؟ بادل نے جواب دیا، طالبان! فرمایا، اے خدا ہے وحدۃ لا شریک کا اطاعت کیا؟ ابراہیم جس طرح اللہ تعالیٰ کی ودیعت کردہ اشیاء اٹھا کر لے جا رہا ہے اسی طرح اس (علی بن صالح) کو بھی لے جا۔ جواب بلا، بسرچشم۔ پھر حضرت نے ابراہیم کو حکم دیا کہ زمین پر برابر ہو جا، وہ زمین پر آگیا۔ آپ نے علی بن صالح کو بازو پکڑ کر اس پر بیٹھا کر حکم دیا کہ انھیں ان کی منزل تک پہنچا دو۔ چنانچہ بادل اٹھا اور ہوا کے دوش پر چل پڑا۔ (صَلَوَاتُ)۔

خدا مجھے کوئی تکلیف یا خوف مطلق نہیں ہوا، اور شہر طالبان جا پہنچا۔ اے اللہ! جس طرح علی بن صالح طالبانی کی دلی مراد طفیل امام موسیٰ کاظم علیہ السلام برآئی اسی طرح ہر مومن اور مومنہ کی حاجت پوری کر۔



نَوَانِ مَعْجَزَہ

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی حیاتِ طیبہ میں تو مرادیں پوری ہوتی ہی تھیں۔ شہادت کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری و ساری ہے۔ آپ کا روضہ مبارک کا ظہین شریف میں ہے جو بغداد سے باہر ہے۔

ایک بوڑھا اور آندھا مسکین نہایت غربت اور غم کی حالت میں روضہ کے اندر گیا اور جیسے ہی اس نے ضریح اقدس کو اپنے ہاتھ سے مس کیا (چھوا) اس کی آنکھوں میں روشنی آگئی، وہ بچہ خوش ہوا اور خوشی میں وہ باہر کی طرف دوڑا یہ کہتا ہوا۔ ”مجھے بینائی مل گئی، مجھے بینائی مل گئی۔“ میں اچھی طرح دیکھنے لگا (صَلَوَاتُ) اس پر لوگوں کا ہجوم ہو گیا۔ لوگوں نے اس کے کپڑے تبرکاً ٹوچ لے گئے۔ اسے یکے بعد دیگرے تین بار کپڑے پہنائے گئے اور ہر بار کپڑے دھبوں میں بٹ گئے۔ آخر خدام نے اسے اس خیال سے کہ اس کے جسم کو نقصان نہ پہنچ جائے، جحافت آسکو گھر پہنچا دیا۔ اس بوڑھے مسکین کا کہنا ہے کہ میں بغداد کے ہسپتال میں کافی عرصہ آنکھوں کے علاج کے سلسلہ میں رہا چنانچہ ڈاکٹروں نے تھک ہار کے کہہ دیا کہ یہ لا علاج ہے۔ مین ہسپتال سے مایوس ہو کر نکلا اور روضہ اقدس (حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) پر آیا۔ اور یہاں آپ کے وسیلہ سے خدا نے تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی ”بارالہ! تجھے اس امام مدفون کا واسطہ، مجھے از سر نو بینائی عطا کر دے۔“ یہ کہہ کر جیسے ہی میں نے ”ضریح مبارک کو ہاتھ لگایا، میری آنکھوں میں یکایک روشنی آگئی اور آواز آئی، جا بھٹے پھر سے روشنی بخشی گئی۔“ (صَلَوَاتُ بَرِّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّد)

دستوار **جنگ** منقول ہے کہ جس شخص پر اللہ جل شانہ کا کوئی
 انعام ہو اُس کو ضروری ہے کہ اس کا شکر ادا کرے
 اور جس پر رزق میں کمی ہو وہ استغفار کی کثرت کرے اور جس کو کوئی پریشانی ہو وہ
 لاکھول پڑھا کرے (روض)

حضرت شفیق بلخی فرماتے ہیں کہ میں ۱۳۷۷ھ میں حج کو جا رہا تھا راستہ
 میں قادیسیہ (ایک شہر کا نام ہے) میں اترا۔ میں لوگوں کی زینت اور اُن کا
 ہجوم اور کثرت دیکھ رہا تھا۔ میری نظر ایک نوجوان خوبصورت پر پڑی کہ اُس نے کپڑوں
 کے اوپر ایک بالوں کا کپڑا پہن رکھا تھا۔ پاؤں میں جوتے بھی تھا اور سب سے غلجہ
 بیٹھا تھا میں نے خیال کیا کہ یہ لڑکا صوفی قسم کے آدمیوں میں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ
 راستہ میں دوسروں پر بوجھ ہی بنے گا۔ میں اس کو جا کر فہائش کروں، اس خیال
 سے میں اُس کے قریب گیا جب اس نے مجھے اپنی طرف آتے دیکھا، کہنے لگا
 اے شفیق! اجتنبوا کثیراً من الظن ان بعض الظن اشھ (حجرت)۔
 بارگاہی سے بچو بعض گمان گناہ ہوتے ہیں اور یہ کہہ کر مجھے چھوڑ کر چل دیا۔ میں نے سوچا کہ
 یہ تو بڑی مشکل بات ہو گئی۔ میرا نام لے کر (حالانکہ مجھ کو جانتا بھی نہیں) میرے دلی
 بات کہہ کر چل دیا یہ تو کوئی بزرگ آدمی ہے میں اُس کے پاس جا کر اپنے گمان کی معافی
 کراؤں میں جلدی جلدی اس کے پیچھے چلا مگر وہ میری نظروں سے غائب ہو گیا۔
 پتہ نہ چلا جب ہم رافضیہ پہنچے تو دفعۃً اُس پر نظر پڑی کہ وہ نماز پڑھ رہا ہے اور
 اس کا بدن کانپ رہا ہے آنسو بہہ رہے ہیں۔ میں نے اُس کو پہچان لیا اور اُس کی
 طرف بڑھا کہ اپنے اس گمان کی معافی کراؤں مگر میں نے اس کی نماز سے فراغت کا
 انتظار کیا اور جب وہ سلام پھیر کر بیٹھا تو میں اُس کی طرف بڑھا، جب اُس نے مجھ کو اپنی
 طرف آتے ہوئے دیکھا تو کہنے لگا۔ اے شفیق! پڑھو! وائی لغفاسا من

تاب و آمن و عمل صالحاً شہادت دی (سورہ طہ)۔ اور بلاشبہ
 میں بڑا بخشنے والا ہوں ایسے لوگوں کا جو توبہ کر لیں اور ایمان لے آئیں اور پھر
 سیدھے راستہ پر قائم رہیں۔ یہ آیت پڑھ کر وہ پھر چل دیا۔ میں نے کہا کہ یہ شخص تو
 ابدال میں سے معلوم ہوتا ہے۔ دوسرے میرے دل کی بات پر متنبہ کر چکا۔ پھر جب
 ہم زیا لہ میں پہنچے تو دفعۃً میری نظر اُس جوان پر پڑی کہ وہ ایک گنوں پر
 کھڑا ہے۔ ایک بڑا سا پیالہ اُس کے ہاتھ میں ہے اور گنوں سے پانی لینے کا
 ارادہ کر رہا تھا کہ وہ پیالہ گنوں میں گر گیا۔ میں اُس کی طرف دیکھ رہا تھا
 اُس نے آسمان کی طرف دیکھا اور ایک شعر پڑھا جس کا ترجمہ یہ ہے کہ توبہ
 میرا پرورش کرنے والا ہے جب میں پیاسہ ہوں پانی سے اور توبہ میری
 روزی کا ذریعہ ہے۔ جب میں کھانے کا ارادہ کروں۔ اس کے بعد اُس نے کہا
 اے میرے اللہ تجھے معلوم ہے۔ اے میرے معبود، میرے آقا کہ اس پیالہ کے سوا
 میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ پس اس پیالہ سے مجھے محروم نہ کر۔ شفیق کہتے ہیں۔ خدا
 کی قسم میں نے دیکھا کہ گنوں کا پانی اوپر کو اُگیا اس نے ہاتھ بڑھایا اور پانی سے
 بھر پیالہ گنوں سے نکال لیا، پھر وضو کر کے چار رکعت نماز پڑھی، اس کے بعد
 ریت اکٹھا کر کے ایک ایک مٹھی بھر کر اس پیالہ میں ڈالتا جاتا تھا اور اس کو ہلا کر
 پانی رہا تھا میں اُس کے قریب گیا اور سلام کیا، اُس نے سلام کا جواب دیا۔ میں نے
 کہا، اللہ نے جو نعمت تمہیں عطا کی ہے اُس میں سے کچھ اپنا بچا ہوا مجھے بھی کھلا
 دیجئے، کہنے لگا کہ شفیق! اللہ جل شانہ کی ظاہری اور باطنی نعمتیں ہم پر یہی ہیں۔
 اپنے رب کے ساتھ نیک گمان رکھو۔ یہ کہہ کر وہ پیالہ مجھے دے دیا میں نے جو اس کو
 پسایا تو خدا کی قسم اُس میں سٹو اور شکر گھلی ہوئی تھی۔ اُس سے زیادہ خوش ذائقہ اور
 اس سے زیادہ خوشبودار چیز میں نے کبھی نہیں کھائی تھی میں نے خوب پیٹ بھر کر

پیا جس کی برکت سے کئی دن تک نہ تو مجھے بھوک لگی نہ پیاس لگی۔ اس کے بعد مکہ مکرمہ داخل ہونے تک میں نے اُس کو نہیں دیکھا۔ جب ہمارا قافلہ مکہ مکرمہ پہنچ گیا تو میں نے قبۃ الشراب کے قریب ایک مرتبہ اُدھی رات کے قریب نماز پڑھتے دیکھا، بڑے خشوع سے نماز پڑھ رہا تھا اور خوب رُورہا تھا صبح تک اسی طرح نماز پڑھتا رہا۔ جب صبح صادق ہو گئی تو بھی اُسی جگہ بیٹھا تسبیح پڑھتا رہا۔ اس کے بعد صبح کی نماز پڑھی۔ اور پھر نبیۃ اللہ کا طواف کیا۔ پھر وہ باہر جانے لگا تو میں اُس کے پیچھے لگ لیا، باہر جا کر دیکھا تو راستہ میں جس حالت پر دیکھا تھا اس کے بالکل خلاف بڑے حشم خدم غلام اس کے موجود ہیں۔ چاروں طرف سے گھیر رکھا ہے سلام کر کے حاضر ہو رہے ہیں۔ میں نے ایک شخص سے جو میرے قریب تھا۔ دریافت کیا کہ یہ بزرگ کون ہیں۔ اُس نے بتایا کہ یہ حضرت موسیٰ بن جعفر یعنی حضرت جعفر صادق کے صاحبزادے ہیں مجھے تعجب ہوا اور میں نے کیا کہ یہ عجائب واقعی ایسے ہی سید کے لئے ہونا چاہئیں (روضہ) ۛ

دستِ بی بیوں کی کہانی

گیا رکھواں معجزہ } پہلے دو رکعت نماز حاجت بجالائیں، پھر یہ فرمیں۔
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ
 وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ الْمُعَصِّمِينَ
 پھر کہانی یوں شروع کریں۔ ایک شہر میں دو بھائی رہتے تھے۔ بڑا
 بھائی رئیس تھا، اور چھوٹا بھائی نادار و مفلس تھا۔ چھوٹا بھائی جب اپنی ناداری اور

مفلسی کے باعث عاجز آگیا تو اپنی بیوی سے بولا، ہم کب تک یہاں فقر و فاقہ کی مصیبت سہتے رہیں گے۔ کیوں نہ کہیں دوسرے شہر (پردیس) چلا جاؤں شاید مجھے وہاں کوئی نوکری مل جائے اور مفلسی کے دن دُور ہو جائیں۔

یہ کہہ کر وہ اپنی بیوی سے رخصت ہو کر پردیس روانہ ہو گیا۔ بیوی اُسکے جانے کے بعد پریشان سی رہنے لگی۔ اور دل میں کہتی تھی۔ اے پالنے والے تو ہی رازق ہے۔ اب تو ایرا شوہر بھی چلا گیا۔ اب مجھ کو کھانے کو کون دے گا۔ پھر کچھ دنوں کے بعد مجبوراً وہ مومنہ اپنے شوہر کے بڑے بھائی کے یہاں گئی اور جا کر بولی! بھائی میں کیا کروں، کہاں جاؤں۔ آپکا بھائی تو تنہا چھوڑ کر پردیس چلا گیا۔ اب سواشے آپ کے گھر کے کہاں ٹھکانہ ہے۔ وہ رئیس اپنی زوجہ سے بولا، دیکھنا یہ میری چھوٹی بھانجی آئی ہے تم اسے یہیں رکھو اور گھر کے کام کاج سپرد کر دو۔ اب یہ یہیں رہے گی۔ غرضیکہ یہ مومنہ آفت زدہ اس کے یہاں رہنے لگی۔ اور گھر کا تمام کام، بچوں کی نگہداشت کرنے لگی۔ مگر رئیس کی زوجہ اس سے اس پر خوش نہ تھی۔ ذرا ذرا سی بات خفا ہوتی، طعنہ دیتی۔ لیکن یہ وقت کی ماری سب کچھ سننتی اور صبر کرتی۔ اُلبتہ رات کو جب لیٹی تو اپنی تباہی اور ذلت پر خوب روتی۔ اسی طرح ایک مدت گزر گئی۔ اکثر رات میں اپنے شوہر کی سلامتی اور واپسی کی دعائیں مانگتی۔

ایک دن یہ مومنہ روتے روتے سو گئی اور خواب میں دیکھا کہ ایک بی بی نقاب پوش تشریف لائیں، اُدر فرمایا۔ اے مومنہ تو اپنے شوہر کے لئے اس قدر مضطرب نہ ہو۔ انشاء اللہ تعالیٰ، صحیح و سلامت آکر تجھ سے ضرور ملے گا۔ اور پھر یہ بھی فرمایا کہ تو جمعرات کے دن (کسی وقت بھی) ”دستِ بی بیوں کی کہانی“ ضرور سُنا کر جب تک شوہر گھر نہ آجائے۔

قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَا مَعْشَرَ النَّاسِ أَتُكْفِرُونَ
وَاصْطَلَفْتُمْ عَلَىٰ بُرْهَانٍ ۖ (ترجمہ) "اے تم تمکو خدا نے بر گزیدہ
کیا اور تمام گناہوں اور برائیوں سے پاک اور صاف اور سارے جہان کی عورتوں
میں سے چن لیا ہے۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب مریم کا مرتبہ بہت
بلند ہے اور بہت بڑا ہے۔ اسلام میں چار عورتیں ایسی گزری ہیں جن کی نظیر نہیں
ہے۔ ہماری سیدہ طاہراہ کا فاطمۃ السناہراء صلوٰۃ اللہ علیہا
جن کا مرتبہ و درجہ ان سب بی بیوں سے افضل و برتر ہے۔ دوسری حضرت سارہ
تیسری حضرت آسیہ (زن فرعون) یہ بنی اسرائیل سے تھیں اور دین ابراہیم پر تھیں
ان کے باپ کا نام مراہم تھا۔ ان کو خدا پرستی کی تعلیم ملتی تھی۔ ایسی مقدس نبی کی شادی
فرعون ہوئی تھی شاید خدا کو منظور تھا کہ حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہم السلام کی
پرورش ان کی گود میں ہو۔ نبی اللہ کی پرورش فرعون کی گود میں نہ ہو۔ شادی سے قبل
فرعون انسانوں کی طرح تھا۔ بعد میں سلطنت اور خزانوں کی گرمی اور غوث سے
اپنے کو خدا کہنے لگا۔ ایک دن کہنے لگا۔ دیکھ رہا ہوں کچھ دنوں سے عجیب حالت ہو۔
حضرت آسیہ نے کہا کہ مجھے صدمہ ہے تو انسان ہو کر اپنے کو خدا کہتا اور لوگوں سے منواتا
ہے۔ اس پر فرعون نے کہا کہ کیا تو موسیٰ اور ہارون کے خدا پر ایمان لے آئی ہے۔
آسیہ نے جواب میں کہا، آج چالیس سال ہو گئے۔ اسپر فرعون بولا، تجھے میرا خوف
نہیں ہے؟ آسیہ نے جواب دیا، مجھے تیرے خوف سے زیادہ اللہ کا خوف ہے۔
میں تجھ سے سخت متنفر اور بیزار ہوں۔ یہ سن کر وہ اگ بگولہ ہو گیا۔ آسیہ کو پھر
فرعون نے زمین ٹاکر ہاتھوں اور پیروں میں میخیں گر دوا دیں۔ دوسری عورت بتوتی
تو جیتی چلاتی مگر کافر کی صحبت سے موت کو ترجیح دیتی (آسیہ تیرے ایمان و یقین کا
کیا کہنا)۔ چونکہ عورت ہاجرہ جن کو حضرت ابراہیم پہاڑی چھوڑ آئے تھے۔ ہاجرہ بمعہ

بچہ شیر خوار (حضرت اسمعیلؑ) تنہا توکل بخدا راضی برضا ہیں۔ پانی دودھ و ترنگ نہ تھا
بچہ کو چھوڑ کر پانی کی تلاش میں سات مرتبہ پہاڑی پر چڑھیں اور اتریں۔ بچہ روتا رہا۔
پہاڑی پر چڑھنے اور اترنے کے اثناء، خدا نے پانی کا انتظام بچہ کی لڑکیاں رکھنے
سے (چشمہ زمزم کی صورت میں کر دیا۔ جس سے دنیا سیراب ہوئی اور شہر آباد
ہونا شروع ہو گیا۔ پھر جب حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسمعیلؑ کو قربان (ذبح) کرنے
کے لئے لے کر چلے تو جناب ہاجرہ خاموش رہیں۔

جناب زینب بنت زہراء علیہم السلام، کنبہ کی روئے والی کنبہ کی
سوگ نشیں، اسیر کرلا اور جناب کلثوم خواہر زینب، بہتر کی سوگوار، اور جناب صفری
بنت الحسین جو مدینہ میں اپنے کنبہ سے ایسی جدا ہوئیں کہ پھر نہ ملیں۔ جدائی کی خبر
سن کر ٹرپ ٹرپ کے اس دنیا سے رخصت ہو گئیں۔ جناب گبری خواہر صفری، اسیر کرلا
اپنے پیاروں کی سوگوار جناب سکینہ بنت الحسین نے کس قدر مظلوم ہے۔ مگر مکتبی کا
صدمہ نہ اٹھ سکا اپنے بھائی بہنوں، بھوپھیوں وغیرہ کی رہائی کی تمنائیں لئے قید خانہ
شام میں رحلت پائی۔ ان تمام مصیبتوں کو مد نظر رکھ کر گریہ و زاری کر کے یہ کہہ مانی
منے یا چھے۔ اور قدرت کی نظر عنایت کا مشاہدہ کرے۔ وہ کہہ مانی یہ ہے۔

ایک روز وصی سید المرسلین، امیر المؤمنین علی ابن ابیطالب نے شفیع محشر،
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مہمان کیا، لیکن اُس دن گھر میں کچھ نہ تھا
آپ تھوڑا "جو" کہیں سے قرص لے آئے اور جناب سکینہؑ نے اس کو پس کر چھپا
روٹیاں پکائیں۔ حضرت ختمی مرتبت تشریف لائے۔ اور اپنے برادرِ عظم، بیٹی اور نواسوں
کے ساتھ دسترخوان پر بیٹھے۔ جناب سکینہؑ نے ایک روٹی فٹہ کنیز کو دی۔ اور باقی
پنجتن پاک میں منقسم ہوئیں۔ بعد فراغت طعام جناب سکینہؑ نے عرض کی۔ گل
میری طرف سے دعوت قبول فرمائیے جسٹور نے قبول فرما لیا۔ اسی طرح بیکے بعد دیگرے

دونوں نواسوں نے بھی اپنے نانا کو دعوت دی۔ حضرت علی علیہ السلام نے ہر روز سامانِ خورد و نوش فراہم کیا۔ جب چوتھے دن کھانے سے فراغت پانے کے بعد حضور تشریف لے چلے تو دیکھا، فضیہ کینز دروازے پر کھڑی ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا فضیہ کیا کچھ کہنا چاہتی ہو؟ فضیہ نے نہایت مؤدبانہ طریقے سے عرض کی، کینز اس قابل تو نہیں کہ آنحضرت کو کھانے پر مدعو کر سکے مگر پھر بھی استدعا کرتی ہے کہ کینز کو عزت بخشیں۔ یہ سن کر پیغمبر خدا نے کینز کی دعوت بھی قبول کر لی۔

آنحضرتؐ، بیٹی کے گھر معمول کے مطابق تشریف لائے۔ سب تعظیماً اٹھ کھڑے ہوئے۔ (فضیہ نے گھر میں کسی بھی ذکر نہیں کیا تھا کہ آج میں حضورؐ کو دعوت دی ہے) نبی کریمؐ نے خود فرمایا، آج ہم فضیہ کے مہمان ہیں۔ حضرت علیؑ نے چپکے سے الگ فضیہ سے کہا، مجھ سے پہلے تو بتلا دیتی تاکہ میں انتظام کر دیتا۔ فضیہ نے ادب سے عرض کی، آپ متفکر نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ مسبب الاسباب ہے۔ اس کے بعد وہ ایک گوشہ میں جا کر دو رکعت نماز حاجات پڑھ کر بارگاہِ الہی میں دعا کے لئے ہاتھ بلند کئے۔ اور گڑگڑا کر دعا مانگی کہ اے قاضی الحاجات اس تہی دستی اور ناداری تو عالم دانا ہے۔ اس کینز نے تیرے حبیب کو مہمان کیا ہے۔ تجھے واسطہ دیتی ہوں اسی محبوب کا اور اسی کی آل کا۔ پروردگار! مجھے شرمندہ نہ کرنا۔ ابھی دعا پوری نہ ہوئی تھی کہ دیکھا کہ سامنے ایک طبقِ نعمت ہائے جنت سے بھرا ہوا رکھا ہے۔ دیکھ کر فوراً سجدہ شکر بجالائی۔ اور پھر اُسے حضورؐ کے سامنے رکھ دیا۔ آنحضرتؐ نے گھر کے سارے افراد کے ساتھ پھر تناول فرمایا۔ بعد فراغت طعام فضیہ سے انجان کر اس طرح مخاطب بنے فضیہ! یہ کہاں سے آیا ہے؟ (گو آپ بخوبی واقف تھے۔ محض یہ بتانا تھا کہ ہمارے گھر کی کینز بھی اللہ تعالیٰ کو اتنی پیاری ہیں کہ ان کے سوال کو رد نہیں کرتا) محمدؐ و آلِ محمدؐ کی سچی محبت اور اعتقاد سے سب کچھ مل سکتا ہے۔ خدا کے فضل سے میں کسی چیز کی کمی نہیں

الختصر یہ کہ با وضو بخلوص نیت یہ کہہ مانی پڑھ یا سن۔ اور جب تیرا شوہر آجائے تو میٹھی روٹی کا ٹکڑہ بنا کر اس کے دل لڈو بنا اور اس پر دس بنی ہوئی سنکھا ہے۔ اس مومنہ نے عرض کی، آپ کون ہیں؟ اور آپ کا کیا نام ہے۔ ان بنی ہوں کے ناموں سے بھی آگاہی بخشیں۔ تاکہ میں ان کی نذر دلاؤں۔ یہ سن کر جناب سید لائے فرمایا، میرا نام فاطمہ زہراؑ ہے اور میرے والد کا نام محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ اور نوبی ہوں کے نام یہ ہیں۔

۱۔ جناب سارہ ۲۔ جناب ہاجرہ ۳۔ جناب مریم ۴۔ جناب آسیہ اور میری بیٹیاں ۵۔ جناب زینب ۶۔ جناب ام کلثوم ۷۔ جناب فاطمہ کبریٰ ۸۔ جناب فاطمہ صغریٰ ۹۔ جناب سکینہ۔

جب وہ مومنہ خواب سے بیدار ہوئی تو وہ جمعرات کا دن تھا۔ محلہ میں چند عورتوں سے یہ خواب بیان کیا اور پھر جناب سید لائے کی کہانی سنائی۔ اور اسی طرح سناتی رہی جب تک اس کا شوہر نہ آگیا۔ ایک دن اس کا شوہر اپنے ساتھ بہت مال و اسباب لئے وارد ہو گیا۔ مومنہ خوش ہوئی اور اپنے سابقہ مکان میں چلی آئی۔ اور یہاں آکر ہر ایت کے مطابق یہ خلوص نیت ملیدہ کے لڈوؤں پر نذر دلائی۔ اور لڈو تقسیم کئے اور انھیں لڈوؤں میں سے لیکر اپنے شوہر پر بھائی کے گھر پہنچی۔ اور شوہر کے بھاج کو دیا اور ساری کیفیت مختصراً بیان بھی کر دی۔ اس مغرور بھاج نے وہ لڈو فوراً واپس کرتے ہوئے کہا۔ یہ لے جاؤ ہم ایسی اینٹ، پتھر، چیزیں نہیں کھاتے۔ بیماری مومنہ وہ لڈو واپس لے آئی اور بار حرام خود نے کھا کر خدا کا شکر ادا کیا۔ اب اس مغرور بھاج کا حال سنئے۔

رات کو وہ مغرور عورت سوتی۔ صبح کو جب اٹھی تو کیا دیکھتی ہے کہ اُس کے سارے بچے مڑے پڑے ہیں۔ اور گھر کا سامان کل غائب ہے۔ یہ دیکھ کر میان بیوی

کے خواس جاتے تھے۔ دونوں بہت روئے۔ جب کئی دن گزر گئے تو پھر آپس میں کہنے لگے۔ یا اللہ! اب بھوک سے بڑا حال ہو رہا ہے۔ کیا کروں گھر میں ایکے انہ بھی نہیں کچھ کھاؤں۔ بالآخر شوہر نے بیوی سے کہا، میری بہن کے یہاں چلو۔ گھر میں تالا لگا کر دونوں چل دیئے۔ راستہ میں چنے کے ہرے بھرے کھیت نظر آئے اس کے شوہر نے بہت سے ہولے (ہرے چنے کے پڑ) اکھاڑ کر بیوی کے ہاتھ میں دیئے عورت کے ہاتھ میں وہ ہولے فوراً سوکھ سوکھ کر گھاس ہو گئے۔ دونوں بہت گھبرائے اور پھینک کر آگے بڑھے۔ کچھ دُور چل کر ایک تروتازہ گنے کا کھیت ملا۔ شوہر بھوک اور پیاس سے بتیاب تھا۔ گنے دیکھ کر اور بے قرار ہو گیا پھر اس نے بہت سارے گنے کھیت سے توڑ کر بیوی کو دیئے۔ جو کچھ عورت کے ہاتھ سے سس ہوئے سارے سوکھ کر لکڑیاں بن گئے۔ انھیں بھی پھینک کر آگے بڑھے گئے۔ بہ دقت تمام بہن کے گھر پہنچے۔ الگ الگ میں بیٹھایا گیا۔ پہلے گھر والوں نے کھانا کھایا۔ بہن نے بچا کھچا نوکر کے ذریعہ ان کو کھانا پہنچوایا۔ یہ دونوں کئی دن کے بھوکے تھے۔ کھانا دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ پھر دونوں کھانے بیٹھے جیسے ہی پہلا نوالہ اٹھایا۔ شدید بد بو آئی۔ اور دونوں سر پر لڑکھٹ گئے۔ بالآخر بھوکے سو گئے۔ صبح ہوئی تو شوہر نے بیوی سے کہا کہ یہاں پر جو بادشاہ ہے وہ میرا دوست ہے چلو اس کے یہاں چلیں۔ دیکھو اس مصیبت میں وہ ہماری کیا مدد کرتا ہے۔ دونوں بادشاہ کے یہاں پہنچے۔ خبردار نے اطلاع دی کہ حضور آپ کے پاس ایک مرد اور ایک عورت آئے ہیں۔ بہت خستہ حالت میں ہیں۔ بادشاہ نے اندر بلا لیا اور دیکھتے ہی پہچان لیا۔ بڑے تپاک سے ملا۔ پھر ان کے لئے ایک کمرہ خالی کرایا اور کہا دونوں غسل کر کے آرام کرو۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ ہمارے مہمانوں کو سستا قسم کا کھانا بھیجو۔ بادشاہ کے حکم کے مطابق سات خوان ان دونوں کے لئے لائے گئے۔

شوہر بہت خوش ہوا۔ بیوی سے بولا، جلدی اٹھو۔ اللہ نے ہم کو نعمت بھیجی ہے بیوی ہاتھ دھو کر کھانے کے پاس آ بیٹھی۔ جیسے ہی کھانے کو ہاتھ لگایا۔ کھانا سڑ گیا۔ اور کپڑے چلتے پھرتے نظر آنے لگے۔ اس کا شوہر حیران رہ گیا کہ یہ ماجرا کیا ہے۔ اگر بادشاہ سے شکایت کرتے ہیں تو وہ ناراض ہو جائے گا کہ میں نے تازہ کھانا بھیجا اور تم بدنام کرتے ہو۔ شوہر بہت گھبرایا بیوی سے کہنے لگا۔ اب کیا کروں اتنا بہت سا کھانا سڑ گیا۔ بادشاہ کہے گا کہ ان لوگوں نے جاؤ کیا ہے غرض کہ دونوں نے کھانا زمین میں دفن کر دیا اور نوکر و گ برتن واپس کرادیئے۔ اور دونوں کے پریشانیاں نبھائی۔ افزوں اضافہ ہوتا رہا مگر کچھ سمجھ میں نہیں آتا تھا۔ بیوی اسی آجمن میں صحن میں جا بیٹھی۔ اتنے میں شہزادی اور ملکہ غسل کرنے جانے لگیں۔ اور صحن کے قریب کے کھوٹی پردوں نے اپنے ہار لٹکا دیئے۔ لٹکتے ہی وہ دونوں ہار غائب ہو گئے۔ یہ عورت نے بھی دیکھا اور فوراً شوہر سے بولی اب خدا خیر کرے۔ شوہر نے پوچھا، کیا ہوا۔ بیوی نے سارا واقعہ ہاروں کے فوراً غائب ہو جانے کا بیان کر دیا اور یہ بھی کہا کہ اب یہاں سے جلدی نکل چلو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ بادشاہ کہیں ہم پر الزام لگا کر ہم دونوں کو قید یا قتل کرادے۔ چنانچہ یہ دونوں بغیر اطلاع دیئے محل سے چل دیئے۔ چلتے چلتے ایک دریا کے کنارے پہنچے اور سستانے کی غرض سے بیٹھ گئے۔ شوہر نے بیوی کہا، نہیں معلوم ہم سے کیا خطا ہو گئی ہے جو ہم پر ایسا عتاب نازل ہے۔ بیوی بولی، یہی میں کہتی ہوئی ضرور کوئی گناہ مجھے سے زد ہوا ہو بہر حال اسی غور و فکر کے بعد بیوی نے شوہر سے کہا۔

ایک مرتبہ جب تمہارا بھائی تلاش معاش کیلئے پردیس گیا تھا اور عرصہ دراز تک لاپتہ رہا۔ تمہارے بھائی کی بیوی جب بہت پریشان ہوئی تو ہمارے یہاں آکر رہنے لگی کچھ دنوں بعد اس نے خواب دیکھا کہ ایک بی بی نقاب پوش آئیں اور بولیں کہ

اے مومنہ! تو دس بی بیوں کی کہانی سن باڑھ۔ انشاء اللہ جلد تیرا شوہر آجائے گا اور اپنے ساتھ بہت سامان و زر بھی لائے گا۔ پریشان نہ ہو۔ خواب کے بعد تمہاری بھانج بھانج برابر کہانی سننتی رہی یہاں تک کہ تمہارا بھائی آگیا۔ تمہاری بھانج نے حسب ہدایت نقاب پوش بی بی، بغلوں میں نیت ملیدہ کے لڈوؤں پر کھانا ڈالوائی۔ اور پھر قسم کئے۔ مجھے لڈو دینے آئی۔ میں نے لینے سے نہ صرف انکار کیا بلکہ یہ بھی کہا، میں ایسے اینٹ پتھر کھانے والی نہیں ہوں۔ وہ چپکی لڈوئے واپس چلی گئی۔ میں سمجھتی ہوں اس کے بعد ہی سے ہم پر مصیبت نازل ہوئی ہے۔ شوہر نے کہا اے باندھنیسب! تو نے ایسے غرور اور تکبر کے کلمات کہے۔ جلدی توبہ کر اور معافی مانگ تاکہ ہم لوگ اس آفت اور مصیبت سے نجات پائیں، ورنہ تباہ ہو جائیں گے۔ ان کو دیکھتے پھر میں دریا میں غسل کر کے نماز حاجات پڑھی اور رُز و کو دنا مانگنے کے لئے ہاتھ دھو کر اور بولی اے بنت رسول اللہ! اس مصیبت کے عالم میں مدد فرما۔ اور میں تسارخی کو معاف کر دیجئے۔ شوہر کہنے لگا ہمارے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے۔ ہم کس طرح نذر دلائیں۔ پھر یہ کہ اس نے ریت اکٹھا کر کے اس کے دس لڈو بنائے۔ پھر بغلوں میں نیت دس بی بیوں کی نذر کا ارادہ ہی کیا تھا کہ وہ لڈو سارے موتی پتھر کے ہو گئے اور اس نے ان پر نذر دی۔ دونوں درود چڑھ کے لڈو کھائے۔ پانی پیا، شکر الہی ادا کیا۔ شوہر نے پھر کہا اب گھر لو ہماری خطا عفو ہو گئی۔

اب وہ گھر پہنچے تو دیکھا، مکان اصلی حالت پر ہے۔ بچے زندہ ہیں، نوکر اپنے اپنے کام پر مامور ہیں۔ ہر چیز اپنی جگہ موجود ہے۔ بچے تلاوت قرآن مجید کر رہے ہیں۔ ماں! پسائے بچوں کو سینے سے لگا لیا۔ اور بہت خوش ہوئے۔ اے پاک اور مقدس بی بیوں! جس طرح اپنے اس عورت کی خطا معاف کی

اسی طرح کلی مومنات کی خطائیں عفو ہوں اور سب کی دلی مراد بھی برآئیں۔

معجزہ حضرت عباسؓ علمدار

آقاؑ برجدی مرحوم کتاب اسرار الشہادۃ میں تحریر فرماتے ہیں مجھے اس زمانے میں بعض معتبر لوگوں سے معلوم ہوا ہے کہ ایک مومن نے دینار جو ابھی تک موجود ہے۔ وہ حضرت امام حسینؑ کی ہر روز زیارت کیا کرتا تھا۔ مگر ابو الفضل العباسؓ کی زیارت کو ہفتہ میں صرف ایک بار جایا کرتا تھا۔ اس مرد مومن نے ایک مرتبہ جناب فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا کو خواب میں دیکھا کہ میں آپ کے سامنے حاضر ہو کر نہایت ادب سے سلام کیا۔ لیکن انہوں نے اپنے رخ کو پھیر لیا۔ میں نے عرض کیا، شہزادی کونین، میرے ماں باپ آپ پر سے فدا ہوں، آپ مجھ سے کس خطا پر ناراض ہیں؟ خاتونِ جنت نے ارشاد فرمایا، میں تجھ سے اس لئے ناراض ہوں کہ تو میرے ایک فرزند کی زیارت نہیں کرتا۔ میں نے عرض کی کہ اے مخدومِ عالم! میں تو روزانہ زیارت سے مشرف ہوتا ہوں۔ بنت رسول خداؐ نے فرمایا، ہاں، تیرا و سبھی المحسنین و کائنات سبھی العباسؓ اکلاقتلہا۔ تو میرے بیٹے حسینؑ کی زیارت تو روز کر! ہے مگر میرے بیٹے عباسؓ کی زیارت کو بہت کم جاتا ہے۔ قیری یہ بات ہم کو ناپسند ہے۔

آقاؑ برجدی کے زمانے میں شیخین موجود تھا۔

نیزھوان معجزہ

ایک شہر میں دستور تھا کہ وہ محرم کے داذل میں شبیہیں بن کر عزاداری کیا کرتے تھے۔ ایک سال انھوں نے ایک نوجوان کو حضرت عباسؑ کی شبیہ بنایا جو نامی کا بیٹا تھا۔

اُس نے اپنے بیٹے کو غصہ میں آکر کہ ”میں تجھے حضرت عباسؑ کا فدائی تب جانوں کہ تو مجھے اپنے بازو کاٹ لینے دے“ بیٹا راضی ہو گیا اور باپ نے غیظ و غضب سے مغلوب ہو کر اُسکے دونوں بازو کاٹ دیئے۔ اس کی زوجہ کو خبر ہوئی تو اُس نے خاوند کو بہت لعن طعن کی، شوہر نے غصہ میں آکر بیوی کی زبان کاٹ دی اور بیٹے کے کٹے ہوئے بازو اس کی گود میں ڈال کر ماں بیٹے دونوں کو گھر سے نکال دیا۔

ماں اور بیٹا دونوں ایک امامباڑہ میں گئے۔ جہاں تعزیر رکھا ہوا تھا دونوں مگر کے آگے سر جھکا کر رو رو کے دعائیں مانگنے لگے اسی اثناء دیکھا کہ چند بیسیاں اسی امامباڑے میں داخل ہوئیں جن کے لباس سے عظمت اور جلال ٹپکتا تھا۔ ان میں سے ایک بی بی نے اس عورت کی کٹی زبان پر اپنا لعاب دہن لگا دیا۔ اس کی زبان درست ہو گئی۔ پھر حضرت عباسؑ کی دعا سے اس کے بیٹے کے کٹے ہوئے بازو صحیح ہو گئے۔ پھر اس جوان نے حضرت عباسؑ کے ہاتھ پر بوسہ دینا چاہا تو حضرت نے فرمایا کہ میرے دونوں بازو قطع شدہ ہیں اور یہ قیامت تک اسی طرح رہیں گے تا وقتیکہ میں داور محشر کے حضور میں پیش ہو کر مومنوں کو بہشت میں لے جاؤں۔

چودھواں معجزہ

علامہ آغا شیخ محمد باقر جندجی قاضی کبریت احمر میں تحریر فرماتے ہیں میں نے اپنے بعض اساتذہ سے سنا ہے کہ عربلا میں ایک جوان صالح لڑکا تھا وہ بیمار ہوا

اُسکا باپ اُسے حضرت ابوالفضل العباسؑ کے روضہ اقدس میں رات کو لے گیا اور صبح مبارک سے باندھ دیا۔ اور خدائے تعالیٰ سے حضرت عباسؑ کے توسط سے لڑکے کی صحت کے لئے دعا کی۔

صبح کو موصوف کا ایک دوست آیا اور بولا۔ رات کو میں نے ایک عجیب خواب دیکھا ہے وہ میں تم کو سنانا چاہتا ہوں۔ میں نے دیکھا کہ آقاؑ نامدار حضرت عباسؑ علمدار، بارگاہ الہی میں تمہارے فرزند کی صحت کے لئے دعا کر رہے ہیں۔ اسی اثناء ایک فرشتہ رسول اللہؐ کی طرف سے حضرت ابوالفضلؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا اے عباس بن علی بن ابیطالب، آپ اس بیمار کیلئے سفارش نہ کریں، اس کے دن پورے ہو گئے ہیں۔ اور اس کی عمر کا پیمانہ بربز ہو چکا ہے نوشتہ کی مدت ختم ہو چکی ہے۔ حضرت عباسؑ نے فرشتہ کو جواب دیا۔ تم حضورؐ کی خدمت میں میرا سلام عرض کرنا اور کہنا کہ اس کے باوجود میں سرکارِ ختمی مرتبت کے وسیلہ سے خداوندِ عالم سے اس نوجوان (بیمار) کے شفا کی درخواست کروں گا۔ دوبارہ رسول کریمؐ کی خدمت میں وہ فرشتہ پہنچا اور پیغام حضرت ابوالفضل العباسؑ بیان کیا۔ پیغمبر خداؐ نے فرشتہ سے فرمایا تم پھر عباسؑ کے پاس جاؤ اور وہی بات جو میں نے پہلے کہی تھی ان سے کہہ دو چنانچہ فرشتہ نے حضرت عباسؑ سے دوبارہ کہا۔ حضرت عباسؑ نے بھی وہی بات کہہ کر پھر واپس فرشتہ کو کیا۔ بہر حال اسی طرح جب فرشتہ تیسری بار پھر حاضر ہوا اور محبوبِ داور کا پیام سنایا تو حضرت عباسؑ علمدار کے چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا۔ پھر خود خدمتِ رحمتہ اللہ علیہ میں حاضر ہوئے بعد درود و سلام عرض کیا، یا رسول اللہ! وَلَیْسَ اِنَّ اللّٰهَ فَتَدَّ سَمَاعِیْ بِبَابِ الْخَوَائِجِ وَالنَّاسِ عَلِمُوْا اِلَیْکَ کیا یہ بات نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرا نام ”باب الخوائج“ رکھا

ہے۔ اور لوگوں کو بھی یہ بات معلوم ہے۔ اس لئے میرے پاس آتے ہیں۔ اور مجھ کو وسیلہ بارگاہ ایزدی میں قرار دیتے ہیں۔ اگر درخواست کی نامنظوری ہی مقصود ہے تو پہلے میرا خطاب واپس لے لیجئے۔ پھر مجھے کوئی عُذر نہ ہوگا۔ یہ سن کر جناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکرائے اور پھر فرمایا، عباس! جاؤ، اللہ تمہاری آنکھیں کھول دے گا۔ تم بلاشبہ "باب النجاة" ہو تم جس کے لئے چاہو سفارش کرو۔

چنانچہ اس نوجوان بیمار کو بہ واسطہ حضرت عباس، اللہ تعالیٰ نے صحت کامل عطا فرمائی۔ پھر میری آنکھ کھل گئی۔ اور میں تم کو یہ خواب سناتے آیا ہوں۔ اس کے بعد جو اس شخص نے اپنے بیٹے کو دیکھا تو شفا یاب پایا۔



چٹ پٹ بی بی کی کہانی

پندرہواں معجزہ { ایک بی بی نصرانی تھیں۔ گھر کی غریب اور گودی بھی اولاد سے خالی، گھر میں بجز شوہر کے اور کوئی نہ تھا۔ شوہر محنت مزدوری کر کے جو دن بھر پاتا تھا اسی میں کھانے پینے کا انتظام کرتا تھا۔ یونہی گذر بسر ہوتی تھی۔ زیادہ تر فاقہ سے بسر ہوتی تھی۔ لیکن میاں بیوی دونوں خدا پرست کر رہ کر صبر سے کام لیتے تھے رفتہ رفتہ عمر بھی گذرتی گئی۔ اب ضعیفی کا وقت آنے لگا۔

دل لول رہتا تھا۔ کیونکہ بعد ان کے آئندہ نسل باقی رہنے کی امید نہ تھی ایک ن ایک ضعیف بی بی تشریف لائیں۔ پوچھا، کیوں بی بی نصرانی! تم کیوں آج کل اتنی غمگین رہا کرتی ہو، کوئی خاص بات ہو تو بیان کرو۔ یہ تو معلوم ہے کہ ضعیفی وغریبی ساتھ نہیں چھوڑتی ہے۔ اس کا تم کو غم بھی نہیں ہے۔ ہمیشہ تم نے صبر و شکر سے زندگی بسر کی ہے۔ اب کیا نئی بات ہے؟

بی بی نصرانی نے جواب دیا۔ بی بی کیا کہوں قسمت کی بات ہے۔ غریبی تو غریبی ہی ہے میں اس عمر تک اولاد سے بھی محروم ہوں۔ بی بی ضعیف نے کہا، بیٹی غم نہ کرو۔ اللہ کے اختیار میں سب کچھ ہے وہ چاہے جسے مردہ کر دے جسے چاہے زندہ کر دے، سوکھے درخت کو ہرا کر دے، بے اولاد کو صاحب اولاد کر دے۔

اچھا تم چٹ پٹ بی بی کی کہانی مان لو۔ خداوند تعالیٰ تمہاری بیشکل آسان کر دے گا۔ یہ کہہ کر بی بی ضعیف تشریف لے گئیں۔ نصرانی بی بی نے فوراً کہانی مان لی۔ خدا نے اس کو ایک فرزند حسین و جمیل عطا فرمایا۔ اولاد سے گھر آباد ہو گیا۔ نصرانی بی بی کو منت پوری کرنے کا خیال آیا۔ فکر مند ہوئی کہ کیونکر منت پوری کروں۔ ضعیف سے ترکیب بھی

نہ پوچھی کہ جب منت پوری ہو جائے تو کس طرح منت اُتاری جائے۔ اتنے میں شام لگی۔ دیکھا کہ ایک نقاب پوش ضعیف تشریف لائیں، اور بولیں، تم نے ابھی تک منت نہیں اُتاری؟ نصرانی عورت اُن کے قدموں پر گر پڑی اور گڑگڑا کر بولی! میں آپ کو برا برباد کرتی تھی۔ خدا کا شکر ہے کہ آپ تشریف لے آئیں۔ آپ کی تیلانی ہوئی منت سے آج میری گود میں ایک بچہ نظر آ رہا ہے۔ مگر میں نے آپ سے منت اُتارنے کی ترکیب نہیں پوچھی تھی۔ اب آپ بتائیں کیونکر منت اُتاروں؟ بی بی ضعیف نے کہا۔ پانچ ڈلی منگاؤ اور کہانی جو کہوں وہ بغور سن لو۔ ڈلی کو کاٹ ڈالو۔ کہانی کہنے والے کو دو حصہ کہانی سننے والے کو بھی دو حصہ اور لانے والے کو ایک حصہ تقسیم کر دو۔ پھر بی بی ضعیف نے کہانی کہنی شروع کر دی۔

ایک روز امیر المومنین کچھ آٹا جو کالائے اور جناب فاطمہ زہرا کو دیا کہ اس کی روٹیاں تیار کرو۔ آج تمہارے پدر بزرگوار (رسول خدا) کو میں نے کھانے پر مدعو کیا ہے۔ جناب سیدہ نے خوشی خوشی آٹا خیر کیا اور روٹیاں تیار کیں۔ جناب رسول خدا بعد نماز مغرب تشریف لائے۔ جناب سیدہ نے دسترخوان لگایا۔ محسن پاک باپ نے ایک ساتھ کھانا تناول فرمایا۔ اور جب پیغمبر اکرم رخصت ہونے لگے تو جناب سیدہ نے عرض کی بابا جان۔ اسی طرح کل میری طرف سے کھانا نوش فرمائیے گا۔ آنحضرت نے قبول فرمایا۔ پھر حضرت علی کہیں سے جو کالائے اور جناب سیدہ نے کھانا تیار کیا۔ بعد نماز مغرب پھر رسول خدا تشریف لائے اور سب کے ساتھ کھانا کھایا۔ جب آپ واپس جانے لگے تو حضرت امام حسن نے نہایت ادب سے عرض کی نانا جان! میری طرف سے بھی دعوت قبول فرمائیے۔ ارشاد ہوا، اچھا بیٹا، تمہاری دعوت بھی قبول۔ پھر کھانے کے انتظامات ہوئے اور جناب رسول کریم تشریف لائے اور کھانا تناول فرمایا۔ جب واپسی کا ارادہ کیا، تو حضرت امام حسین نانا جان کے گلے میں باہنیں ڈال دیں اور بولے نانا جان کیا مجھ

کو محروم رکھیے گا؟ نانا سمجھ گئے، فرمایا بیٹا حسین تمہاری دعوت قبول ہے چنانچہ حسب دستور پھر سامان کھانے کے فراہم ہوئے۔ اور نبی کریم تشریف لائے۔ جب کھانے وغیرہ سے فراغت پا کر آپ رخصت ہونے لگے تو فضا (کنیز) دروازہ تک پہنچائے آئی اور دست بستہ عرض کی یا رسول اللہ! یہ کنیز بھی آندہ مند ہے کہ حضور کل میری طرف سے دعوت قبول فرمائیں۔ حضرت نے درخواست قبول فرمائی۔ اتفاق سے فضا کو سامان خورد و نوش مہیا نہ ہو سکے۔ ادھر شام ہونے کو قریب آئی مگر کسی سے اس سلسلہ میں کوئی تذکرہ نہ کیا۔ وہ نہ ماہِ رمضان المبارک کا تھا، جب رسول خدا نماز مغرب سے فارغ ہو چکے تو جبریل امین نازل ہوئے اور فرمایا، یا حبیب خدا آج آپ کا افطار فضا کے گھر پر ہے۔ رحمتِ دو عالم فوراً روانہ ہو گئے۔ دروازہ پر پہنچ کر دستک دی۔ اور باوازی بلند بیٹی کو مخاطب کر کے فرمایا، اے بیٹی تم پر سلام ہو۔ جناب سیدہ آواز پہچان کر دروازہ تک آئیں مگر کسی قدر متعجب بھی تھیں کہ آج بابا جان نے کیوں تکلیف فرمائی، کیونکہ افطار کے لیے کچھ نہ تھا۔

الغرض رسول خدا اندر تشریف لائے تھوڑی دیر کے بعد بیٹی سے بولے۔ اے پارہ جگر فاطمہ! آج ہم فضا کے مہمان ہیں۔ جناب امیر نے فضا کو الگ بلایا، اے فضا تو نے رسول اللہ کو کھانے کی دعوت دی لیکن ہم سے ذکر بھی نہیں کیا۔ فضا نے عرض کی، یا امیر المومنین مجھے گھر کے حالات خوب معلوم ہیں اس لیے تذکرہ نہ کر سکی۔ سوچا تھا کہ میں خود انتظام کر دیتی۔ یہ کہہ کر فضا نے وضو کیا اور گوشہ میں جا کر دو رکعت نماز حاجات ادا کی اور دونوں ہاتھ دعا کے لیے بلند کیے اور گڑگڑا کر بولی، اے خالق ہر بلند و پستی! میں تیرے حبیب کی بیٹی کی کنیز ہوں اور تیرے حبیب کو اپنا مہمان کیا ہے تو جانتا ہے کہ میں کیا ہوں اس لیے تجھے تیری کبریائی کا واسطہ دیتی ہوں کہ میری لاج رکھ لے اور اپنے محبوب اور اُن کی آل پاک سے سرخرو کر دے۔ ابھی فضا دعا کر ہی رہی تھی کہ سارا گھر کھانے کی خوشبو سے مہک اٹھا۔ پھر فضا نے دیکھا کہ پہلو میں خوانِ نعمت رکھا ہے۔ فوراً وہ خوان لے کر فضا

حاضر خدمت بابرکت رسول ہوئی۔ جناب ختمی مرتبت نے دریافت فرمایا، فہم یہ کھانا کہاں پایا؟ فہم نے جواب میں عرض کیا۔ جس کے بھروسے پر میں نے حضور کو مدعو کیا تھا اسی نے بھیجا ہے۔ یعنی یہ طعام جنت سے آیا ہے۔

سیدہ

باب الحوائج حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

سولہواں معجزہ { جناب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے زمانہ میں ایک ضعیف و دھنہ ایک جھونپڑی میں رہتی تھی۔ اس کے ایک فرزند تھا۔ سعید حیدر اس کا نام تھا۔ وہ جنگل روزانہ جاتا اور لکڑیاں چن کر لاتا۔ ان کو فروخت کرتا اور دونوں ماں بیٹے انہی چند پیسوں میں گزارہ کرتے اور خدا کا شکر ادا کرتے۔ اسی طرح اس لڑکے کی عمر ۱۵ یا ۱۷ سال کی ہو گئی۔ اتفاق سے ایک دن سعید حیدر بادشاہ وقت کے محل کی طرف سے گزر رہا تھا کہ بادشاہ کی لڑکی جو نہایت ہی خوبصورت تھی، پر سعید حیدر کی نظر پڑ گئی اس نے فوراً اپنی نگاہیں نیچی کر لیں۔ مگر دل میں کہنے لگا۔ میں ایک غریب مزدور ہوں بھلا اس لڑکی سے میری شادی کس طرح ہو سکتی ہے۔ بادشاہ ہرگز اس کی شادی میرے ساتھ کرنا پسند نہ کرے گا۔ یہی سوچتا ہوا گھر آیا اور گھر آتے ہی چارپائی پر لیٹ گیا۔ نہ کھانا کھایا، نہ اپنی والدہ سے بات کی۔ والدہ کو سعید حیدر کی طرف سے فکر دامگیر ہوئی اور کہنے لگی کہ بیٹا آج خلاف عادت تم کیوں خاموش ہو، نہ کھانا کھایا اور نہ بات کی۔

کیا کچھ طبیعت نامناسب ہے یا کوئی رنج ہے۔ بہت اصرار کے بعد سعید حیدر نے کہا کہ آج میں بادشاہ کے محل کے پاس سے گزر رہا تھا کہ بادشاہ کے محل کے بالاخانے پر بادشاہ کی لڑکی کھڑی تھی جو نہایت خوبصورت ہے اگر میں اس سے شادی کرنا چاہوں تو بادشاہ ہرگز میرے ساتھ اس کی شادی نہ کرے گا۔ یہ بات سن کر اس کی والدہ نے تسلی دی اور کہا کہ گھبراؤ نہیں۔ کھانا کھاؤ اور پھر چلو جناب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ہمارے ساتھیوں امام ہیں۔ ان کو تمام ذکر سنائیں گے اگر قسمت میں ہے تو ان کی مدد سے آسان ہو جائے گا۔ ناامید نہ ہونا چاہیے۔ خدا مالک ہے۔ وہ جیسے تو ادنیٰ کو اعلیٰ کر دے وہ ذرہ نواز ہے۔

یہ سن کر لڑکے نے کھانا کھایا۔ اور دونوں والدہ اور بیٹا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور قدم بوسی کے بعد اپنا مقصد بیان کیا۔ انہوں نے سن کر اُمید دلائی اور کہا خدا سب کا کارساز ہے اس کے لیے غریب اور امیر یکساں ہیں۔ تم جنگل سے چند اینٹیں لاؤ۔ کچھ بڑی اور کچھ آدھی اور کچھ چوتھائی اور کچھ کنکریاں۔ جب ماں بیٹے نے اینٹیں وغیرہ لادیں تو ان پر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ایک کپڑا ڈال دیا۔ اور دو رکعت نماز پڑھی اور دعا کی۔ ان کی دعا کی برکت سے فوراً اینٹیں سونے چاندی کی بن گئیں اور کنکریاں، یاقوت، زمرد، پھرج، نیلم غرض بیش بہا جواہرات بن گئے۔ پھر لڑکے سے کہا کہ تم بادشاہ کے پاس جا کر اپنا مدعا بیان کرو۔

چنانچہ سعید حیدر حکیم امام، بادشاہ کے پاس گیا۔ اس کے دانہنے بائیں دو وزیر بیٹھے تھے۔ بادشاہ نے دیکھ کر کہا کہ یہ کون آرہا ہے۔ اس کو نکالو۔ دائیں جانب کے وزیر نے کہا آنے دو کوئی ہرج نہیں۔ معلوم ہونا چاہیے کہ کس مقصد سے آرہا ہے بائیں جانب والے وزیر نے بادشاہ کے کہنے کے مطابق اس کو روکا۔ لیکن دوسرے

وزیر کے سمجھانے پر اس کو بادشاہ کی ملاقات کی اجازت مل گئی۔ تو وزیر نے پوچھا کیا کہنا چاہتے ہو بیان کرو۔ تب اس نے اپنا مقصد بیان کیا۔

یہ سن کر بادشاہ بگڑ گیا اور کہا کہ اس کو نکالو یہاں سے، یہ اس پھٹے حال سے میری لڑکی سے شادی کی خواہش رکھتا ہے۔ نکالو جلدی۔ مگر دائیں جانب دالے وزیر نے بادشاہ کو پھر سمجھایا اور کہا کہ بادشاہ سلامت ناراض نہ ہوں۔ جہاں لڑکی ہوتی ہے وہاں اچھے بُرے پیغام آتے ہی ہیں۔ آپ اس کو دھکے دے کر نہ نکالیں بلکہ کچھ شرائط لگائے دیتے ہیں۔ نہ اس سے شرائط پوری ہوں گی نہ دوبارہ آئے گا۔

بادشاہ یہ سن کر خاموش ہو گیا۔ وزیر نے کہا۔ میاں لڑکے سونے چاندی کی جتنی بھی اینٹیں لاسکتے ہو لے آؤ۔ اور جوابرات بھی لاؤ۔ اگر تم نے یہ چیزیں حاضر کر دیں تو تم کو اپنی فرزندگی میں لینا منظور کر لیا جائے گا۔ یہ سن کر سعید حیدر اپنے گھر آیا اور والدہ کو سب کچھ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور تمام وکمال جو کچھ بھی اس کے ساتھ بادشاہ کے یہاں گزارنا تھا بیان کر دیا۔ حضرت نے فرمایا، اچھا۔ یہ کل رقم، سونے چاندی کی اینٹیں اور تمام جوابرات سب کو بادشاہ کے پاس جاؤ۔

جب دوسرا دن ہوا تو تمام اینٹیں اور جوابرات سب کو بادشاہ کے دربار میں گہا اور بادشاہ کے سامنے رکھ دیا۔ وزیروں نے خان پوش اٹھا کر دیکھا تو ان سونے چاندی کی اینٹوں اور جوابرات سے تمام دربار جگمگا اٹھا۔ یہ دیکھ کر بادشاہ دنگ رہ گیا اور دل میں سوچنے لگا کہ یہ چیزیں تو میرے خزانہ میں بھی نہیں ہیں۔ اس قدر بوسیدہ لباس والا لڑکا اور ایسے بیش بہا جوابرات اور سونا چاندی کہاں سے لے کر آیا ہے۔ لیکن پھر بھی اپنی دانست میں بادشاہ نے نہایت غور و فکر کے بعد حکم دیا کہ یہ سب کچھ خزانے میں پہنچا دو۔ اور لڑکے کو دربار سے نکال دو۔ پھر وزیر نے اس

کو سمجھایا اور کہا کہ آپ ایسا نہ کریں۔ جب اتنا مال و جوابرات ہماری شرط کے مطابق لے آیا ہے تو اس کے گھر بھی کچھ نہ کچھ تو ضرور ہو گا۔ ایسا لڑکا آپ کو نہ ملے گا۔ خدا کے نام پر منظور کر لیں۔

چنانچہ وزیر کے سمجھانے سے بادشاہ کی سمجھ میں آ گیا اور اس نے شادی کا اقرار کر لیا۔ سعید حیدر دربار سے خوش خوش رخصت ہوا اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے حضور میں حاضر ہو کر بہ تمام وکمال ماجرہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا کہ جاؤ اب تمہارے ساتھ شادی ہو جائے گی۔ اب جا کر دن تاریخ مقرر کرو۔ اور شادی کر لو۔ بالآخر نتیجہ یہ ہوا کہ بادشاہ نے اپنی خوبصورت لڑکی کی شادی سعید حیدر کے ساتھ کر دی۔ جنہیں میں بہت کچھ زرو زلیات اور ساز و سامان اپنی بیٹی کو دیا۔ لیکن سعید حیدر نے اپنی دلہن کو اسی جھونپڑی میں لا کر اتار دیا۔ لڑکی جھونپڑی کو دیکھ بہت حیران و پریشان اور رنجیدہ ہوئی۔ اس نے دیکھا کہ سولے میرے سامان کے اس جھونپڑی میں کچھ بھی نہیں ہے۔ یہ کیا ماجرا ہے۔ کچھ دیر سوچتی رہی۔ پھر لڑکے سے کہنے لگی۔ کہ یہ کیا بات ہے کہ تم نے مجھے اس جھونپڑی میں لا کر اتارا اور آپ کے گھر میں تو کچھ بھی نہیں ہے۔ کل جب میرے عزیز اقا رب مجھے لینے کیلئے آئیں گے تو وہ کیا کہیں گے۔ لڑکے نے جواب دیا پریشان نہ ہوں، انشاء اللہ صبح کو سب کچھ ہو جائے گا۔ مصلحت وقت کی وجہ سے یہاں اتارا ہے۔ خیر وہ خاموش ہو گئی۔ جب صبح ہوئی تو یہ لڑکا حضرت امام کی خدمت میں حاضر ہوا اور جو کچھ لڑکی نے کہا تھا اور جو کچھ اس کو بادشاہ نے جہیز میں دیا تھا تمام حال سے آگاہ کیا۔ حضرت نے فرمایا، کہ گھبرانے کی چنداں ضرورت نہیں ہے ابھی تھوڑی ہی دیر میں سب کچھ ہوا جاتا ہے۔

چنانچہ امام نے زعفران کی اولاد میں سے ایک جن کو بلایا اور فرمایا کہ ساز و سامان سے سجا ہوا ایک محل فوراً لاؤ اور وہاں پہنچا دو۔ جن نے حکم امام کی تعمیل

کی اور ایسا لاکر حاضر کیا کہ جس میں عجیب و غریب سامان آرائش موجود کہ کبھی کسی نے نہ دیکھا تھا۔ چنانچہ سعید حیدر جب اپنی دہن کو اس محل میں لے گیا تو وہ بہت خوش ہوئی۔ جب دہن کے عزیز اس کو لینے آئے تو محل کو دیکھ کر حیران و ششدر رہ گئے بہر حال جب عزیز اس کو سیکر واپس گئے تو بادشاہ کو بتایا کہ ایسا عمدہ محل ہے وہ بہت خوش ہوا۔ اب یہ لڑکی آنے جانے لگی۔ خوش و خرم رہتی رہی۔ ایک دن لڑکے سے کہنے لگی۔ یہ بتاؤ کہ آپ مجھے حال سے کیوں رہتے تھے اور پہلے مجھے جھوٹری میں کیوں آمارا اور خود اس جھوٹری میں کیوں رہتے تھے۔ تب اس نے تمام گزشتہ ذکر سنایا اور کہا کہ اس طرح میں تم کو دیکھ کر غمزدہ ہوا اور میری والدہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں گئیں اور جو کچھ تمہارے گھر سونا چاندی جواہر وغیرہ لے گئے تھے اور جو کچھ اب تمہارے سامنے موجود ہے وہ سب امام علیہ السلام کا عطا کردہ ہے ورنہ میں تو ایک بہت ہی غریب آدمی ہوں۔

پھر اس لڑکی نے کہا کہ اُن امام کی خدمت میں مجھے بھی لے چلو۔ چنانچہ سعید حیدر اپنی دہن کو امام کی خدمت میں لے گیا۔ جب اس نے امام کو دیکھا تو اُن کے قدموں پر گر گئی اور اس قدر معتقد ہو گئی کہ جان نثار کرنے لگی۔ یہ معجزہ سُن کر اس کے عزیز اقارب بھی ایمان لے آئے۔

جس مومن کو کوئی مشکل درپیش ہو وہ یہ کہانی گیارہ دن پڑھے۔ انشاء اللہ بہ طفیل امام موسیٰ کاظم علیہ السلام بہت جلد مراد پوری ہوتی ہے۔ اعتقاد شرط ہے بعد میں جب مراد مل جائے تو امام علیہ السلام کی نیاز نہایت پاکیزہ طریقہ سے کھیر لیا کر دلا دیں۔



باب مناجات

مِنَاجَاتِ بَارِگاہِ جَنابِ فاطمۃ الزہراء

(۱)

بابا نے ترے اُمّتِ عاصی کو بچایا
خود رنج اٹھائے ہمیں دُفوج سے بچپایا
شریت تے شوہر نے ہو قاتل کو پلایا
خوشنود دئی رب کیلئے سَم بیٹے نے پایا
چھڑوا دو ہمیں غم سے ہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمہ زہرا تمہیں بچوں کی قسَم ہے

(۲)

اب لب پر مرے نام شہ تشنہ لب آیا
سُن کر تے گنبد کا میں نام و نسب آیا
سائل تجھے در پہ نہیں ہو بے سبب آیا
اللہ ذرا پوچھ کہاں سے ہو کب آیا
چھڑوا دو ہمیں غم سے ہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمہ زہرا تمہیں بچوں کی قسَم ہے

(۳)

سائل کو چھڑکنے کی تو عادت نہیں تیری
مُخفی کوئی دُنیا میں سخاوت نہیں تیری
عصیاں نکل ہو یہ شفاعت نہیں تیری
غیر وں کہوں کچھ یہ اجازت نہیں تیری
چھڑوا دو ہمیں غم سے ہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمہ زہرا تمہیں بچوں کی قسَم ہے

(۴)

سائل ہوں ذرا زورِ جھڑو مری سن لے خالق کیلئے بنتِ پیمبر مری سن لے
ہے مریم و سارہ سے تو بہتر مری سن لے اے والدہ محسن و شہر مری سن لے
چھڑو ادو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمہ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

(۵)

دشمن بھی جو سائل ترے گھر آگیا بی بی کچھ اپنی تنائے سوا پا گیا بی بی
یہ غم تو مرے دل کو بس اب کھا گیا بی بی کیوں راز نہ تقدیر کا سمجھا گیا بی بی
چھڑو ادو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمہ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

(۶)

بے جا تو یہ کچھ مانگنا میرا نہیں بی بی کچھ پہلے پہل کا تو یہ پھیرا نہیں بی بی
محروم رہے حلقِ یہ شیوہ نہیں بی بی سائل کوئی خالی کبھی پھیرا نہیں بی بی
چھڑو ادو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمہ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

(۷)

کیوں حکم مجھے ثانی مریم نہیں ہوتا کیوں عقدہ چل رہی غم و ہم نہیں ہوتا
کیوں بنتِ شہناہ دُعا لم نہیں ہوتا کیا دیر ہو کیوں دُعا مرا غم نہیں ہوتا
چھڑو ادو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمہ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

(۸)

غیرت کا تقاضہ ہو شکوہ نہیں بی بی اظہارِ وفا اپنا طریقہ نہیں بی بی
غیرت کے کہوں جا کے شیوہ نہیں بی بی اس در کے سوا اور وسیلہ نہیں بی بی
چھڑو ادو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمہ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

(۹)

بخشی ہے مجھے دولتِ ایمان نبی نے مشکل میں مدد کی ہو سدا حق کئے لی نے
پہلے بھی کرم مجھ پہ کئے حق کے صی نے بھولا نہیں ہو یاد دیا ہے جو علی نے
چھڑو ادو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمہ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

(۱۰)

اکثر ہمیں آفات سے بی بی نے بچایا غم سے بھی کئی مرتبہ آ کے چھڑا یا
غریبانی میں اکثر ہمیں چادر میں چھپایا آیا ہے تمہارے لئے تطہیر کا سایا
چھڑو ادو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمہ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

(۱۱)

معلوم ہے بالکل مجھے بی بی کا طریقہ شوہر کے بھی اپنے لئے کچھ نہیں مانگا
بچوں کے لئے یاد ہے دامن کا پکڑنا یوں ہی مرے مقصد کو کرا دیجئے پورا
چھڑو ادو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمہ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

(۱۲)

سائل ترا ب غیر کے گھر جا نہیں سکتا اوردوں کا دیا تیری قسم کھا نہیں سکتا
تو چاہے جو خالق سے تو کیا آ نہیں سکتا جبریل ترے کہنے سے کیا لا نہیں سکتا
چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقت کرم ہے
یا فاطمہ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

(۱۳)

اب چن عطا خالق یزدان سے ہو بی بی اوشوق مجھے قوت قرآن سے ہو بی بی
تکلیف نہ دے سو اس کی شیطاں سے ہو بی بی مقبول عامیری دل جاں سے ہو بی بی
چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقت کرم ہے
یا فاطمہ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

(۱۴)

آرام زمانے میں مجھے آج نہ مل ہے ہر وقت میری آنکھوں میں تصویرِ اجل ہے
بس ناز ہے تم پر یہ نیا میرا عمل ہے یوں مانگنا میرا بہ خدا پہلے پہل ہے
چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقت کرم ہے
یا فاطمہ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

(۱۵)

مصحف نے کیا ناز تلاوت پہ تمہاری ہے شان نبی صاف شبابست پہ تمہاری
خالق کو مباہات سخاوت پہ تمہاری نازاں ہیں گنہگار شفاعت پہ تمہاری
چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقت کرم ہے
یا فاطمہ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

(۱۶)

اللہ نے دکھلایا ہمیں مناسطہ کا گھر یاں مجھ کو نبی مل گئے اور خالق اکبر
بی بی مری جانب سے ذرا کہہ دو یہ بڑھکر اب وقت مصیبت بچالیں مجھے حیدر
چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقت کرم ہے
یا فاطمہ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

(۱۷)

وہ حال ہے میرا جو نہیں قابلِ تحریر برگشتہ زمانہ ہے تو دشمنِ فلکِ پیر
محتاجِ درپیشاں ہوں نہیں کچھ مری توقیر فریاد ہے فریاد ہے اے مادرِ شبیر
چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقت کرم ہے
یا فاطمہ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

(۱۸)

کیا جا کے کروں غیر کے گھر ہو بھی تو ایسا پوری ہو متنا کوئی در ہو بھی تو ایسا
خود جھیلے مصائب کو جگر ہو بھی تو ایسا ہر ایک کی سن لے جو بشر ہو بھی تو ایسا
چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقت کرم ہے
یا فاطمہ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

(۱۹)

یا فاطمہ! ائمہ اطہر کا تصدق قائم کا تصدق، علی اکبر کا تصدق
اصغر کا اور عباس دلاور کا تصدق کلنوم کا اور زینب مضطر کا تصدق
چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقت کرم ہے
یا فاطمہ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

(۲۰)

ہے ختم سخن اب مجھے شیطان چھڑا دو
سجاد کے صدقے سے مجھے دکھ کو گنوا دو
جو دل میں متناسق ہے سبھی حق سے دلا دو
ہے شوق زیارت مجھے زیارت تو کرا دو
چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقت کرم ہے
یا فاطمہ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے



مناجات بارگاہِ رب العزت (عَمَلِیَّہ)

(۱)

مالک کیا ہے تُو نے جسے مشرقین کا
لخت جگر ہے فاتح بدر و حنین کا
جس کے لٹے ہے غلغلہ یشور و شین کا
صدقہ جنابِ فاطمہ کے نورِ عین کا
سامانِ شباب کر دے مجھے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسین کا

(۲)

یا اَرِزِقِ الْعِبَادِ و یا حَاتِلِ النُّجُومِ
یا اَذْفَعْ الْبَلَاءِ و یا کاشِفِ الْعُجُومِ
بندوں پہ تیرا فضل و کرم ہے علی النجوم
گردش میں آج کل ہے ہر آنجتِ نعم و شوم
سامانِ شباب کر دے مجھے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسین کا

(۳)

مختار کائنات ہو اے رب پاکذات
مُرے کو بخش دیتا ہے تُو خضر کی حیات
تیرے سوا نہیں ہے کسی کو یہاں ثبات
صدقہ رسولِ پاک کا ہے رنج سے نجات
سامانِ شباب کر دے مجھے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسین کا

(۴)

تُو سب کا کار ساز ہو اے رب پے نیاز
محمود تیرا نام ہے بندہ ہوں میں ایاز
ظاہر ہی تجھ پہ جو کہ ہو بندہ کے دلیں راز
تیرے سوا ہے کون کرؤں آج جس پہ ناز
سامانِ شباب کر دے مجھے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسین کا

(۵)

تُو بادشاہِ خلق ہو اے رب مشرقین
تسکین تجھ سے ہوتی ہے ہر دل کو جگر کو چین
یارِ ب اذ ا ہو جلد مجھے میرے سبک دین
مطلوب سے ملا دے پیٹے فاتحِ حنین
سامانِ شباب کر دے مجھے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسین کا

(۶)

حاجتِ روائی کر میری اے رب دوسرا
صدقہ نبی کی روح کا کر رنج سے رہا
معبود تیرا عبد ہے آفت میں مبتلا
تیرے سوا میں کس سے کہوں دل کا مدعا
سامانِ شباب کر دے مجھے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسین کا

(۷)

جیسا تو بادشاہ ہو ویسا ہی ہے وزیر تیرے وزیر کا نہیں کوئین میں نظیر
رحمت کے تیری پایا ہے کیا ترے کبیر امت کا خیر خواہ رستوں کا دستگیر
ساماں شتاب کر دے میرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسین کا

(۸)

محبوب کبریا ہے لقب شافعِ انام گرد و نیلِ قدسیوں نے کیا ہو جسے سلام
جبریل در پہ لاتے تھے چمکے سدا پیام صدقے میں اس کے بخشدے میرے گنہ تمام
ساماں شتاب کر دے میرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسین کا

(۹)

یارب تیرے نبی کا وصی بھی ہو لا جواب وہ آفتاب دیں ہو توحید ہو ماہتاب
تیری جناب سے اسے کیا کیا ملے خطاب خیر گشا، امیرِ عرب اور بو تراب
ساماں شتاب کر دے میرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسین کا

(۱۰)

تیرے علی کے سب پہ عالم میں آشکار زوجہ ملی بتول سی حیثیت کو غمگسار
بنتِ رسول، مرثیہ و خوا کا افتخار دیتا ہوں واسطہ اسی بی بی کا کردگار
ساماں شتاب کر دے میرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسین کا

(۱۱)

یارب میں تجھ کو دیتا ہوں شہر کا واسطہ جس کو خطابِ شہیدِ مسموم کا ملا
جو زہر سے شہید تری راہ میں ہوا صدقہ حسن کی روح کا، امدادِ کر خدا
ساماں شتاب کر دے میرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسین کا

(۱۲)

اے کردگار بہرِ شہنشاہِ کربلا مداح کو حسین کے کربِ رنج سے رہا
یارب ہو ابھی جو کہ تری راہ میں فدا دیتا ہوں واسطہ میں اسی لوحِ پاک کا
ساماں شتاب کر دے میرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسین کا

(۱۳)

جس نے کہ تیری راہ میں سب گھر کیا نثار شانے ہوئے ہیں جسکے تہ تیغ آبِ دار
نوکِ سناں سے جس کا کلیجہ ہوا فگار بہرِ جنابِ زینب و کلثوم - کردگار
ساماں شتاب کر دے میرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسین کا

(۱۴)

یارب ہو اسے جو کہ تری راہ میں امیر زکب سناں سے جسکو ستاتے رہے شہر
دادا کو جس کے تو نے کیا خلق کا امیر زین العبا کا واسطہ اے قادرِ قدیر
ساماں شتاب کر دے میرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسین کا

(۱۵)

اے کردگارِ طفلی میں جو قید میں رہا بابا کے ساتھ شام میں جہنم ہوئی جفا
حلقہ رسن کا جسکے گلے میں رہا بندھا صدقہ امام باقر عالی مقام کا
ساماں شتاب کر دے میرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسین کا

(۱۶)

یارب ہمارے جعفر صادق ہیں جو امام جس تیری جناب پایا ہے احتشام
روضہ پہ جسکے آتے ہیں قدسی پتے سلام حاصل ہوں دل کے مقصد و مطلب میرے تمام
ساماں شتاب کر دے میرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسین کا

(۱۷)

اے ذوالجلال، موسیٰ کاظم ہے جب کا نام جسکو جہاں میں شاتواں تو نے کیا امام
اور اپنے قرب خاص میں تو نے دیا مقام دنیا میں مومنین ہیں مسرور و شاد کام
ساماں شتاب کر دے میرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسین کا

(۱۸)

بہرِ رضا نجات اے گل کے بادشاہ خشکی میں میری ہوتی ہو گشتی یہاں تباہ
روضہ کو جس کے تو نے کیا عرش بارگاہ اسکے غلام پر بھی ہے لطف کی نگاہ
ساماں شتاب کر دے میرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسین کا

(۱۹)

یارب تقی ہے جو کہ دُعا عالم کا مقتدا تقویٰ بھی جس کے نام سے ممتاز ہو گیا
مذکور جس کا آیا ہے قرآن میں جا بجا اس دامِ قرض سے مجھے اب جلد کر رہا
ساماں شتاب کر دے میرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسین کا

(۲۰)

دیکر تقی کا واسطہ کرتا ہوں یہ دُعا دل جس سے ہو غنی مجھے دولتِ کرم عطا
کھٹکانہ ہو صراط کا، نے خوفِ حشر کا برکت دے میرے رزق میں یارب دوسرا
ساماں شتاب کر دے میرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسین کا

(۲۱)

بہرِ امامِ عسکری، اے حنائقِ اناام دنیا کے رنج دور ہوں اور دل ہو شاد کام
حاصل ہو مجھ کو دولت و اقبالِ احتشام اعدائے دین ذلیل ہیں خلق میں مدام
ساماں شتاب کر دے میرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسین کا

(۲۲)

یارب ہمارے مہدی ہادی جو ہیں امام دین نبی کا جن سے کہ ہو و گیا احترام
جو مشرکوں کو دنیا میں یوں گئے انتقام سو گند ان کی دیتا ہوں ربِّ خاصِ عام
ساماں شتاب کر دے میرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسین کا

(۲۳)
 بہر سکیٹنہ بانوئے دلگیر اے خدا دیکھلا دے جلد مرقد سلطان کر بلا
 مارا گیا جو تیر سے اصغر سامہ لقا تیری جناب میں ہو یہ مہدی کی التجا
 ساماں شتاب کرتے مرے دیکے چین کا
 پروردگار واسطہ خون حسین کا



فریادی نوحہ

یا صاحب الزماں مری امداد کو آؤ — فریاد کو پہونچو
 اے حجت حق جلوہ پرنور دکھاؤ — فریاد کو پہونچو
 سب حال مرا آپ پر روشن ہو سراسر — رہتی ہو نہیں مضطر
 للہ مدد کرنے میں وقفہ نہ لگاؤ — فریاد کو پہونچو
 کر دیجئے میرے مرضِ غم کا مداوا — اے میرے مسیحا
 دنیا کی پریشانیوں سے مجھ کو بچاؤ — فریاد کو پہونچو
 اے مہدی دیں او مصیبت کی گھڑی ہے — مشکل پڑی ہو
 تم اپنی کنیزوں کو مصیبت سے بچاؤ — فریاد کو پہونچو
 اب ظالموں کے ظلم تو جھیلے نہ جائیں گے — کباب آئینگے
 فریاد ہے فریاد مدد کرنے کو آؤ — فریاد کو پہونچو

تم چاہو تو ہو جائیں ابھی مشکلیں آساں اے قوتِ ایماں
 اس خادمہ کو رنج و مصیبت سے بچاؤ — فریاد کو پہونچو
 آقا تمہیں اکبر کی اور اصغر کی قسم ہے — اب ہم سپہم ہے
 دشمن پر مرے تیغ کی بجلی کو گراؤ — فریاد کو پہونچو
 دشمن ہیں بہت اور مرا حال ہو اہتر — فرزندِ ہمیشہ
 بگڑی ہوئی تقدیر کو اب جلد بناؤ — فریاد کو پہونچو
 دن رات غم و رنج میں رہتی ہوں میں مضطر اے دلبرِ حیدر
 للہ بہ اعجاز مدد کرنے کو آؤ — فریاد کو پہونچو



مقبول مناجات

ہمنام ذوالجلال کی توفیر کی قسم
 محبوب کردگار کی تصویر کی قسم
 راحت ہو قلب فاتح بدرجنین کی
 امداد کی تھی فاطمہ کے نور عین کی
 سبطِ نبی سے تابع تقدیر کی قسم
 تم کو رہا بزار کے بے شہر کی قسم
 تم سے قوی تھی پشتِ شہرِ شرفین کی
 غربت میں تم نے کی تھی رفاقت حسین کی
 امداد کیجے عابدِ دلگیر کی قسم
 عباسؑ آپ کو سرِ شبیر کی قسم

دیتا ہوں واسطہ میں شہ جی شناس کا فرماؤ رحم صدقہ سکینہ کی پیاس کا
 بیس جو گھٹے مگر گئی زندانیں نہجاں اس بے پردہ کے صدقہ میں غم سے آبِ ماں
 امداد کیجے عابد و لکیر کی قسم
 عباس آپ کو سرِ شبیر کی قسم



مناجات بارگاہِ ابوالفضل العباس (مَجْرَبِ عَمَلِیَّہ)

(۱)

اب سر پہ مرے ٹوٹ پڑا کوہِ اَلَم ہے اور چرخ بھی ہر لمحہ میرے دل پہ غم ہے
 افلاک کی گردش سے مرانا ک میں آہو میں قطرۂ ناچیز ہوں تو بحرِ کرم ہے
 حل کیجئے مشکل مری اُنک میں دم آہو
 عباس علی تم کو سکینہ کی قسم ہے

(۲)

گردش سے زمانے کی مرا حال ہو تغیرِ ذلت مجھے دکھلاتا ہو ہر دم فلکِ تیر
 محتاج سمجھ کر کوئی کرتا نہیں توفیرِ فریاد ہو فریاد ہو۔ اے بانے شبیر
 حل کیجئے مشکل مری اُنک میں دم آہو
 عباس علی تم کو سکینہ کی قسم ہے

اٹھے ہیں میرے ہاتھ بھی فریاد کیلئے
 صدقہ نبی کے لال کا آؤ ہمارے کام
 صدقہ میں آپ کے مرا مطلب حصول ہو
 کس کو میں اپنے حال کا درو شاہوں

امداد کیجے عابد و لکیر کی قسم

عباس آپ کو سرِ شبیر کی قسم

مجھ کو ہر دو جہاں میں تہارا ہی آسرا
 اے زور بازوئے شہِ ابرار اَلْمَدَد
 اے ابنِ دستِ ایزدِ غفار اَلْمَدَد
 خاتونِ دو جہاں کی مصیبت کا واسطہ
 سلطانِ بیوٹن کی شہادت کا واسطہ

امداد کیجے عابد و لکیر کی قسم

عباس آپ کو سرِ شبیر کی قسم

حیدر کے زخمِ فرقِ مہر کا واسطہ
 لختِ دلِ مبارکِ شہر کا واسطہ
 دیکھے اُماں جو اتنی اکبر کا واسطہ
 دُودادِ صبرِ عابدِ مضطر کا واسطہ
 زہرا کے درِ دیوہلوئے اہلِ کرم کا واسطہ
 مت کو حسین کے تن پہ سر کا واسطہ
 کام آؤ شیرِ خوارِ مٹی اٹھ کر کا واسطہ
 زینب کے سر کے بالوں کا چادر کا واسطہ

امداد کیجے عابد و لکیر کی قسم

عباس آپ کو سرِ شبیر کی قسم

کام آؤ ذاتِ اقدسِ احمد کا واسطہ
 تم کو حسن کی مادرِ امجد کا واسطہ
 بھائی کا اُنک، باپ کا اور جد کا واسطہ
 قائم کا اور عون و محمد کا واسطہ

(۳)

اس وقت میں ہو گیا مرا کون خبردار
موس ہو نہ ہمد نہ کوئی یاد و غم خوا
آقا میرے اکس سے کروں بڑا دل اظہار
سن لیجئے اب بے خدا میری گفتار
حل کیجئے مشکل مری اُنک میں م ہو
عباس علی تم کو سکینہ کی قسم ہے

(۴)

احوال مرا آپ پر روشن ہو سراسر
دن رات غم و کج میں رہتا، مضطر
جس دکھ سے ہوا ہونیں ہر اسیمہ و شد
وہ کج کرو دور تم از ہر بیم و بیمہ
حل کیجئے مشکل مری اُنک میں م ہو
عباس علی تم کو سکینہ کی قسم ہے

(۵)

ہر لمحہ ستا ہے یہ چرخِ ستم ایجاد
دے دیکھے مجھے رنج ہو تا ہی بہت شاد
یا حضرت عباس مری کیجئے امداد
فریاد ہو فریاد ہو فریاد ہے فریاد
حل کیجئے مشکل مری اُنک میں م ہو
عباس علی تم کو سکینہ کی قسم ہے

(۶)

اب واسطہ دیا ہوں تمہیں شیرِ خدا کا
سن لیجئے صدقہ حسن سبزِ قبا کا
بعد اسکے جو میدانِ ستم میں مرا پیا سا
صدقہ اسی منظوم کا اور زین العبا کا
حل کیجئے مشکل مری اُنک میں م ہو
عباس علی تم کو سکینہ کی قسم ہے

(۷)

پھر باقر و جعفر کی قسم دیتا ہوں نشا
اور موسیٰ کاظم کا دلا نا ہونیں صدقہ
اب ہر رضا حل کرو مشکل مری مولا
مرجاؤنگا اگر دیر کی اُمیر سے سیجا
حل کیجئے مشکل مری اُنک میں م ہو
عباس علی تم کو سکینہ کی قسم ہے

(۸)

از مہر تفتی رحم کرو حال پر میرے
بہر تفتی ہر دوسرا دیر نہ کیجئے
اور عشق مری کی واسطے مہدی کے کرم سے
اے ثانی جعفر ترے ولدا کے صدقے
حل کیجئے مشکل مری اُنک میں م ہو
عباس علی تم کو سکینہ کی قسم ہے

(۹)

بن آپ کے گون میں کوئی نہیں یاد
ہے عار اگر غیر سے سائل ہو مضطر
برگشتہ زمانہ ہو کہوں کس سے میں جا کر
اب جلد خدا کے لئے ابنِ شہِ صغیر
حل کیجئے مشکل مری اُنک میں م ہو
عباس علی تم کو سکینہ کی قسم ہے

(۱۰)

عباس علی دار تری شان کے قرباں
کیا عرض کروں کہتا ہوں چار و پشاں
حل کر دے مرے عقدہ لال تو اس آں
از مہر بتول اے شہِ مرقاں کج دل و جاں
حل کیجئے مشکل مری اُنک میں م ہو
عباس علی تم کو سکینہ کی قسم ہے

باب الزیارات

ضروری نوٹ

زیارت مبسوطہ جو زیارت حضرت امام حسینؑ، شہرِ اود علی اکبرؑ اور سائر شہداء پر مشتمل ہے۔ خصوصیت سے شب جمعہ اور روز جمعہ پڑھنا بڑی فضیلت کا باعث ہے۔ زیارت مبسوطہ و زیارت جامعہ کے بعد دو رکعت نماز زیارت مثل نماز فجر بقصد قربت بجالائیں۔ بعد ختم نماز دینی و دنیاوی مقاصد کے لیے دعائیں طلب کی جائیں، انشاء اللہ قبول ہوں گی۔

(۱۱)

عباس علیؑ اقسام و اکبر کیلئے اب اور عون محمدؑ کے اور اسٹغریلئے اب
حر کیلئے اور مسلم بچے پر کیلئے اب ہاں جلد حبیب ابن مظاہر کیلئے اب
حل کیجئے مشکل مری ابناک میں م ہر
عباس علیؑ تم کو سکینہ کی قسم ہے

(۱۲)

دو ٹکڑے کیا حیدر کرار نے اژدر طفلی میں نہیں جی نے کیا حیدر و صفدر
سلمات کو چھرا شیرے کا ناسر غنتر تم آن کے سپر ہو میں غلام شہر قنبر
حل کیجئے مشکل مری ابناک میں م ہر
عباس علیؑ تم کو سکینہ کی قسم ہے

(۱۳)

ہو دل سے ثنا خواں نجیفا می میرے مولا میں تم پہ خدا صدقے یہ گھر بار ہے سارا
بہر حسین و نبی وحید و نہ ہوا ہو عرض می قبول میرے اے شہر والا
حل کیجئے مشکل مری ابناک میں م ہر
عباس علیؑ تم کو سکینہ کی قسم ہے



زیارت حضرت امام حسین علیہ السلام

اَسْلَامُ عَلَیْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللَّهِ اَسْلَامُ

سلام ہو آپ کے ابو عبد اللہ (الحسین) سلام ہو

عَلَيْكَ يَا بَنَی رَسُولِ اللَّهِ اَسْلَامُ عَلَیْكُمْ وَ

آپ پر کے فرزند رسول اللہ سلام ہو آپ سب پر اور

رَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

زیارت مبسوط

اَسْلَامُ عَلَیْكَ يَا وَارِثَ آدَمَ صَفْوَةَ اللَّهِ

سلام ہو آپ پر کے وارثِ آدم صفی اللہ

اَسْلَامُ عَلَیْكَ يَا وَارِثَ نُوحٍ نَبِیِّ اللَّهِ اَسْلَامُ عَلَیْكَ

سلام ہو آپ پر کے وارثِ نوح نبی اللہ سلام ہو آپ پر

يَا وَارِثَ اِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللَّهِ اَسْلَامُ عَلَیْكَ يَا وَارِثَ

کے وارثِ ابراہیم خلیل اللہ سلام ہو آپ پر کے وارث

مُوسَى كَلِيمِ اللَّهِ اَسْلَامُ عَلَیْكَ يَا وَارِثَ عِيسَى

موسی کلیم اللہ سلام ہو آپ پر کے وارثِ عیسیٰ

رُوحِ اللَّهِ اَسْلَامُ عَلَیْكَ يَا وَارِثَ مُحَمَّدٍ

روح اللہ سلام ہو آپ پر کے وارثِ محمد

جَبِیْبِ اللَّهِ اَسْلَامُ عَلَیْكَ يَا وَارِثَ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ

جبیب اللہ سلام ہو آپ پر کے وارثِ امیر المؤمنین

وَلِيِّ اللَّهِ اَسْلَامُ عَلَیْكَ يَا بَنَی مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفَى

ولی اللہ سلام ہو آپ پر کے فرزند محمد مصطفیٰ

اَسْلَامُ عَلَیْكَ يَا بَنَی عَلِیٍّ الْمُرْتَضَى اَسْلَامُ عَلَیْكَ

سلام ہو آپ پر کے فرزند علی مرتضیٰ سلام ہو آپ پر

يَا بَنَی فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ اَسْلَامُ عَلَیْكَ يَا بَنَی

کے فرزند فاطمہ زہراء سلام ہو آپ پر کے فرزند

خَدِیجَةَ الْكُبْرَى اَسْلَامُ عَلَیْكَ يَا ثَارَ اللَّهِ

خدیجہ الکبریٰ سلام ہو آپ پر کے دہ شہید جس کے

وَابْنَ ثَارِهِ وَالْوَثَرَ الْمُؤْتَوِّرَ اَشْهَدُ اَنَّكَ

خونہا کا طالب اللہ ہے اور اس شہید کے فرزند جس کے خونہا کا طالب اللہ ہے اور وہ قاتل جس کے مقتول

قَدْ اَقَمْتَ الصَّلَاةَ وَآتَيْتَ الزَّكَاةَ وَامَرْتَ

اعزاز و اصحاب کا بدلہ لیا جا سکا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے نماز کو قائم کیا اور زکوٰۃ ادا

بِالْمُحْسَرُونَ وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُسْكَرِ وَاطْعَتِ

کی اور نیکوں کا حکم دیا اور برائیوں سے منع کیا اور اطاعت کی آپ نے

اللَّهُ وَرَسُولَهُ حَتَّى آتَاكَ الْيَقِينُ فَلَعَنَ

اللہ اور اس کے رسول کی یہان تک کہ آپ شہید ہو گئے پس لعنت ہو

اللَّهُ أُمَّةً قَتَلْتَنِي وَلَعَنَ اللَّهُ أُمَّةً ظَلَمْتَكَ

اللہ کی اس گروہ پر جس نے آپ کو قتل کیا اور لعنت ہو اللہ کی اس گروہ پر جو آپ پر

وَلَعَنَ اللَّهُ أُمَّةً سَمِعَتْ بِذَلِكَ فَزَعِيَتْ

ظلم روا رکھا اور لعنت ہو اللہ کی اس گروہ پر جس نے آپ کے قتل اور ظلم کو سنا اور اس پر راضی

بِهِ يَا مَوْلَايَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّكَ

ہوا اے میرے آقا اے ابو عبد اللہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ

كُنْتَ نَوْراً فِي الْأَصْلَابِ الشَّاهِدَةِ وَالْأَرْحَامِ

نور تھے بزرگ اصحاب میں اور ارحام

الْمُطَهَّرَةِ لَمْ تُنَجَّسْكَ الْجَاهِلِيَّةُ بِأَنْجَاسِهَا

پاکیزہ میں جہالت کی نجاست نے آپ کو مس بھی تو نہیں کیا۔

وَلَمْ تُلْبَسْكَ مِنْ مَدْلِهِمَاتِ ثِيَابِهَا وَ

اور نہ اس کا ناپاک لباس آپ پر سایہ ڈال سکا اور

أَشْهَدُ أَنَّكَ مِنْ دَعَائِمِ الدِّينِ وَأَرْكَانِ

میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ دین کے ستون ہیں

الْمُؤْمِنِينَ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ الْإِمَامُ الْبَرُّ الْتَقِيُّ

برے اور مومنین کے سردار ہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ امام مقدس، منتخب زمانہ

الرَّحِيضِ الرَّكِيِّ الْهَادِي الْمَهْدِي وَأَشْهَدُ

پاک و صاف ہدایت کا سرچشمہ ہدایت یافتہ (صاحب الہام ہیں) اور میں گواہی

أَنَّ الْأَيْمَةَ مِنْ وَلَدِكَ كَلِمَةُ التَّقْوَى

دیتا ہوں کہ آپ کی نسل سے ائمہ (مفتی) روح تقویٰ

وَأَعْلَامُ الْهُدَى وَالْعُرْوَةُ الْوُثْقَى وَالْحُجَّةُ

اور نشان ہدایت اور دین کی مضبوط رسی اور حجت خدا ہیں

عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا وَأَشْهَدُ اللَّهُ وَمَلَائِكَتُهُ

اہل دنیا پر اور میں گواہ کرتا ہوں اللہ اور اس کے ملائکہ

وَأَنْبِيَائُهُ وَرُسُلُهُ أَنِّي بِكُمْ مُؤْمِنٌ وَ

اور اس کے انبیاء اور اس کے رسولوں کو کہ میں آپ پر اور آپ کی رحمت پر

بِإِيَابِكُمْ مُوقِنٌ لِشَرَائِعِ دِينِي وَخَوَاتِيمِ

ایمان رکھتا ہوں اور اپنے دین کے احکام اور اپنے اعمال کے انجام کا یقین رکھتا

عَمَلِي وَقَلْبِي يَقْبَلُكُمْ سَلَامٌ وَأَمْرِي لِأَمْرِكُمْ

ہوں اور میں اپنے دل سے آپ کا بھی خواہ (بجلائی چاہنے والا) ہوں اور آپ کے

مُتَّبِعُ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَعَلَى أَرْوَاحِكُمْ

تابع ہوں اور آپ پر اللہ کی رحمتیں ہوں اور آپ کے ارواح پر بھی اور

وَعَلَى أَجْسَادِكُمْ وَعَلَى أَجْسَامِكُمْ وَعَلَى

آپ کے اجساد پر اور آپ کے اجسام پر اور آپ کے

شَاهِدِكُمْ وَعَلَى غَائِبِكُمْ وَعَلَى ظَاهِرِكُمْ

شاہد (حاضر) پر اور آپ سب کے غائب پر اور آپ سب کے ظاہر پر

وَعَلَى بَاطِنِكُمْ

اور آپ سب کے پوشیدہ پر

زیارت حضرت علی اکبر

الْسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنَ رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ

سلام ہو آپ پر اے فرزند رسول اللہ سلام ہو آپ پر

يَا بَنَ نَبِيِّ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ

اے فرزند نبی اللہ سلام ہو آپ پر اے فرزند امیر المؤمنین

الْسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنَ الْحُسَيْنِ الشَّهِيدِ السَّلَامُ

سلام ہو آپ پر اے فرزند حسین شہید سلام ہو

عَلَيْكَ أَيُّهَا الشَّهِيدُ وَابْنُ الشَّهِيدِ السَّلَامُ

آپ پر اے شہید اور اے شہید کے فرزند سلام ہو

عَلَيْكَ أَيُّهَا الْمَظْلُومُ وَابْنُ الْمَظْلُومِ لَعَنَ

آپ پر اے مظلوم اور بیٹے مظلوم کے اللہ کی لعنت ہو

اللَّهُ أُمَّةً قَتَلْتَنِي وَلَعَنَ اللَّهُ أُمَّةً ظَلَمْتُكَ

اس گروہ پر کہ جس نے آپ کو قتل کیا اور لعنت ہو اللہ کی اس گروہ پر کہ جس نے آپ کو ظلم کیا

وَلَعَنَ اللَّهُ أُمَّةً سَمِعَتْ بِذَلِكَ فَرَضِيَتْ بِهِ

اور لعنت ہو اللہ کی اس گروہ پر کہ جس نے جو آپ کے قتل و ظلم کو سنا اس پر راضی ہوا۔

زیارت سائر شہداء و کربلا علیہم السلام

الْسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَوْلِيَاءَ اللَّهِ وَأَجْبَاءَهُ السَّلَامُ

سلام ہو آپ سب پر اے اولیاء اللہ کے دوستو! اور اس کے پیارو! سلام ہو

عَلَيْكُمْ يَا أَصْفِيَاءَ اللَّهِ وَأَوْدَاءَهُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ

آپ سب پر اے اللہ کے منتخب بندو! اور اس کے خاص بندو! سلام ہو آپ سب پر

يَا أَنْصَارَ دِينِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَنْصَارَ رَسُولِ

اے دین خدا کے مددگارو! سلام ہو آپ سب پر اے رسول اللہ کے مددگارو!

اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَنْصَارَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ السَّلَامُ

سلام ہو آپ سب پر اے امیر المؤمنین کی مددگرو! سلام ہو

عَلَيْكُمْ يَا أَنْصَارَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ سَيِّدَةِ النِّسَاءِ

آپ سب پر اے فاطمہ زہرا علیہا السلام کی عورتوں کی

الْعَالَمِينَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَنْصَارَ ابْنِ مُحَمَّدٍ

سردار کے مددگارو! سلام ہو آپ سب پر اے ابو محمد حضرت حسن ابن علی کی

يَا الْحَسَنَ ابْنَ عَلِيٍّ الْوَلِيِّ الزَّكِيِّ النَّاصِحِ الْأَمِينِ

زکی و ناصح امت کے خیر خواہ کے مددگارو!

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَنْصَارَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنِ

سلام ہو آپ سب پر اے ابو عبد اللہ الحسین کے مددگارو !

يَا ابْنِ أَنْتُمْ وَأُخِي طِبْتُمْ وَطَابَتِ الْأَرْضُ لَتِي

میرے باپ اور ماں آپ سب پر فدا ہوں اور سب کے سب پاکیزہ ہو گئے اور زمین

فِيهَا دُفِنْتُمْ وَفُزْتُمْ فَوْزًا عَظِيمًا يَا لَيْتَنِي

جس میں آپ مدفون ہیں پاکیزہ ہو گئی اور سب بلند درجات پر پہنچ گئے آے کاش میں بھی

كُنْتُ مَعَكُمْ فَأَفُوزَ مَعَكُمْ ۝

آپ سب کے ساتھ ہوتا تو بلند درجات پر فائز ہوتا۔

زیارت حضرت رسول خدا

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ

سلام ہو آپ پر اے اللہ کے نبی ! سلام ہو آپ پر

يَا رَسُولَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللَّهِ السَّلَامُ

اے اللہ کے رسول ! سلام ہو آپ پر اے اللہ کی حجت ! سلام ہو

عَلَيْكَ يَا بَاعِثَ الْهُدَى السَّلَامُ عَلَيْكَ

آپ پر اے (راہ) و جہد ہدایت ! سلام ہو آپ پر

يَا حَبِيبَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

اے اللہ کے حبیب ! سلام ہو آپ پر اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

زیارت حضرت فاطمہ زہراء

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ

سلام ہو آپ پر اے دختر رسول اللہ ! سلام ہو آپ پر

يَا بِنْتَ أَفْضَلِ أَنْبِيَاءِ اللَّهِ وَرُسُلِهِ وَمَلَائِكَتِهِ

اے دختر اُن کی جو تمام انبیاء خدا اور اس کے رسولوں اور ملائکہ سے افضل ہیں

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَةَ النِّسَاءِ الْعَالَمِينَ

سلام ہو آپ پر اے عالمین کی مستورات کی سردار !

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا زَوْجَةَ وَلِيِّ اللَّهِ السَّلَامُ

سلام ہو آپ پر اے زوجہ ولی اللہ سلام ہو

عَلَيْكَ يَا أُمَّ الْحُسَيْنِ وَالْحُسَيْنِ سَيِّدِي

آپ پر اے مادر گرامی امام حسن و امام حسین جو کہ سردار ہیں

شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا

جنتی جوانوں کے سلام ہو آپ پر اے

الصَّدِيقَةُ الشَّهِيدَةُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا

صدیقہ شہیدہ سلام ہو آپ پر اے وہ ذات جو اللہ سے

الرَّضِيَّةُ الْمَرْضِيَّةُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا

پسندیدہ و مرضیہ ہے سلام ہو آپ پر اے وہ جو

الْفَاضِلَةُ الزَّكِيَّةُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا الثَّقِيَّةُ

فاضلہ اور پاکیزہ ہیں۔ سلام ہو آپ پر اے متقیہ (پرہیزگار)

النَّقِيَّةُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا الْمُحَدَّثَةُ الْعَلِيَّةُ

پاک و پاکیزہ سلام ہو آپ پر اے وہ عالمہ جو حدیثیں بیان کرتی ہیں

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيَّتُهَا الْمَغْضُوبَةُ الْمَظْلُومَةُ السَّلَامُ

سلام ہو آپ پر اے وہ مظلومہ جس پر لوگوں نے غضب دھایا گیا۔ سلام ہو

عَلَيْكَ يَا فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ وَرَحْمَةً

آپ پر اے فاطمہ بنت رسول اللہ اور آپ پر اللہ کی رحمت

اللَّهُ وَبَرَكَاتُهُ •

نازل ہو اور برکتیں نازل ہوں

زیارت حضرت علی ابن ابی طالب

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا

سلام ہو آپ پر اے مومنوں کے امیر سلام ہو آپ پر اے

حَبِيبَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفْوَةَ اللَّهِ السَّلَامُ

اللہ کے حبیب (دوست) سلام ہو آپ پر اے اللہ کے برگزیدہ سلام ہو

عَلَيْكَ يَا أَوْلَى اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللَّهِ

آپ پر اے اللہ کے دوست سلام ہو آپ پر اے اللہ کی حجت

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا إِمَامَ الْهُدَى السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا

سلام ہو آپ پر اے ہدایتوں کے پیشوا سلام ہو آپ پر اے

عَلَّمَ التَّقَى السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْوَصِيُّ الْبَرُّ التَّقَى

تقویٰ دہرہ ہیزگاری کے علم (نشان) سلام ہو آپ پر اے وصی نیکوکار متقی

التَّقَى الْوَفَى السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ

پاکیزہ و وفادار سلام ہو آپ پر اے ابوالحسن والحسین (ابوالحسنین)

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عُمُودَ الدِّينِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا

سلام ہو آپ پر اے دین کے ستون سلام ہو آپ پر اے

سَيِّدَ الْوَصِيِّينَ وَأَمِينَ رَبِّ الْعَالَمِينَ السَّلَامُ

اوصیاء کے سردار اور پروردگار عالمین کے امین سلام ہو

عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ وَعَلَى ضَمِيرَيْكَ أَدَمَ وَتُوحَّ وَ

آپ پر اے میرے آقا اور ان دونوں (آدم و توح) پر جو آپ کے ساتھ ہیں

رَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

مہفون ہیں۔ اور اللہ کی رحمت اور برکتیں نازل ہوں۔

زیارت حضرت امام حسین علیہ السلام

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أبا عَبْدِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَ

سلام ہو آپ پر اے ابو عبد اللہ (الحسین) سلام ہو آپ پر اور

عَلَيْكَ جَدِّكَ وَأَبِيكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى أُمِّكَ

آپ کے نانا پر اور آپ کے پردیگرگوں پر سلام ہو آپ پر اور آپ کی مادر گرامی

وَإِخِيكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَى الْأَئِمَّةِ مِنْ بَنِيكَ

پر اور آپ کے بھائی پر سلام ہو آپ پر اور تمام ائمہ پر جو آپ کی اولاد میں ہیں

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الدِّمْعَةِ السَّارِكَةِ السَّلَامُ

سلام ہو آپ پر اے مسلسل رونے والے سلام

عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْمُصِيبَةِ الرَّتَبَةِ لَقَدْ أَصْبَحَ

ہو آپ پر اے مسلسل مصائب برداشت کرنے والے بیشک آپ کے بارے میں

كِتَابُ اللَّهِ فِيكَ مَهْجُورٌ وَرَسُولُ اللَّهِ فِيكَ

دشمنوں نے اللہ کی کتاب کی بات سے انکار کیا اور رسول اللہ کو دغا دیا ،

مَوْتُورٌ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

سلام ہو آپ پر اور رحمت نازل ہو اللہ کی و برکتیں بھی۔

زیارت حضرت عباس علیہ السلام

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنَ امِيرِ الْمُؤْمِنِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ

سلام ہو آپ پر اے فرزند امیر المؤمنین سلام ہو آپ پر

أَيُّهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ الْمُطِيعُ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ أَشْهَدُ

اے بندہ صالح (نہایت نیک) جس کے خدا و رسول کیسے اطاعت کی میں گواہ ہوں

أَنَّكَ قَدْ جَاهَدْتَ وَنَصَحْتَ وَصَبَرْتَ حَتَّى

بیشک آپ نے دشمنانِ خدا سے جنگ کی اور خیر خواہی کی اور صبر کیا (مصائب پر)

أَتَى الْيَقِينُ لَعَنَ اللَّهُ الظَّالِمِينَ لَكُمْ مِنْ

تا ایسکہ آپ درجہ شہادت پر فائز ہوئے۔ لعنت ہو اللہ کی ظالموں پر جنہوں نے آپ سب

الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ وَالْحَقُّهُمْ بِدَرْكِ الْحَجِيمِ

پر ظلم کیا خواہ وہ اولین امت میں سے ہوں یا آخرین میں سے۔ اے اللہ ان ظالموں کو جہنم رسید کر

زیارت حضرت امام موسی کاظم

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللَّهِ وَابْنَ وَلِيِّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ لَمْ

سلام ہو آپ پر اے اللہ کے ولی اور فرزندِ ولی اللہ سلام ہو آپ پر

يَا حُجَّةَ اللَّهِ وَابْنَ حُجَّتِهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفِيَّ

اے اللہ کی حجت اور فرزندِ حجت اللہ سلام ہو آپ پر اے برگزیدہ خدا

اللَّهُ وَابْنَ صَفِيِّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِينَ اللَّهِ وَ

اور فرزندِ برگزیدہ کے۔ سلام ہو آپ پر اے اللہ کے امانت دار اور

ابْنَ أَمِينِهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُورَ الدِّينِ فِي ظُلُمَاتِ

اللہ کے امین کے فرزند ، سلام ہو آپ پر اے اللہ کے نور زمین کے اندھروں

الْأَرْضِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا إِمَامَ الْهُدَى السَّلَامُ عَلَيْكَ لَمْ

میں ، سلام ہو آپ پر اے ہدایتوں کے امام سلام ہو آپ پر

يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ وَابْنَ وَصِيِّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ

اے فرزند رسول اللہ اور فرزند وصی رسول اللہ سلام ہو آپ پر

يَا مَوْلَايَ مُوسَى ابْنَ جَعْفَرٍ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

اے میرے آقا موسیٰ ابن جعفر اور اللہ کی رحمت نازل ہو آپ پر اور برکتیں بھی

زیارت حضرت امام علی الرضاؑ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا غَرِيبَ الْغُرَبَاءِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُعِينَ

سلام ہو آپ پر اے سب سے زیادہ غریب الوطن (وطن سے دور) سلام ہو آپ پر اے مددگار

الضُّعْفَاءِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَمْسَ الشَّمُوسِ السَّلَامُ عَلَيْكَ

کمزور و ناتواؤں کے سلام ہو آپ پر اے مرکز النوار (آفتابوں کے آفتاب) سلام ہو آپ پر

يَا أُنَيْسَ النَّفُوسِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْمَذْفُونُ

اے دل شکنہ کے تشفی دینے والے سلام ہو آپ پر اے شہر طوس کی زمین پر دفن کیے

يَا أَرْضَ طُوسٍ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُعِثَ الشَّيْخَةِ وَ

جانے والے سلام ہو آپ پر اے شیعوں اور زواروں کے

النُّوَارِ فِي يَوْمِ الْحِجْرَةِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سُلْطَانَ

پشت پناہ (مغیث) روز جزاء (قیامت میں شفاعت کرنیوالے) سلام ہو آپ پر اے شہنشاہ

الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْحَسَنِ عَلِيَّ

عرب و عجم سلام ہو آپ پر اے ابوالحسن علی

يَا عِلْمَ الدِّينِ وَالتَّقَى السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَازِنَ عِلْمِ

اے دین و تقویٰ کے علم (نشان) سلام ہو آپ پر اے علم انبیاء کے خزانہ دار

النَّبِيِّينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَازِنَ عِلْمِ الْمُرْسَلِينَ السَّلَامُ

(وارث) سلام ہو آپ پر اے علم مرسلین کے خزانہ دار (وارث) سلام ہو

عَلَيْكَ يَا نَائِبَ الْأَوْصِيَاءِ السَّابِقِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ

آپ پر اے اوصیاء مابقی (گذشتہ) کے نائب سلام ہو آپ پر

يَا مُعَدَّنَ الْوَحْيِ الْمُبِينِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ

اے معدن وحی ظاہر سلام ہو آپ پر اے مالک

الْعِلْمِ الْيَقِينِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا غَيْبَةَ عِلْمِ

علم یقین سلام ہو آپ پر اے علم مرسلین کے راز جاننے والے

الْمُرْسَلِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْإِمَامُ الصَّالِحُ السَّلَامُ

سلام ہو آپ پر اے نیک و صالح امام سلام ہو

عَلَيْكَ أَيُّهَا الْإِمَامُ الزَّاهِدُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْإِمَامُ

آپ پر اے زہد و تقویٰ والے امام سلام ہو آپ پر اے امام

الْعَابِدُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْإِمَامُ السَّيِّدُ الرَّشِيدُ

عابد سلام ہو آپ پر اے امام سید و سرمدار ہدایت والے

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْمَقْتُولُ الشَّهِيدُ السَّلَامُ عَلَيْكَ

سلام ہو آپ پر اے قتل ہونے والے شہید سلام ہو آپ پر

ابْنُ مُوسَى لِرِضَا وَرَحْمَةِ اللَّهِ وَبَرَكَاتِهِ

ابن موسیٰ رضا اور رحمت ہو اللہ کی آپ اور اس کی برکتیں نازل ہوں۔

زیارت حضرت امام زمانہ ۴

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْعَصْرِ الزَّوَّانِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيفَةَ

سلام ہو آپ پر اے مالکِ زمان و مکان سلام ہو آپ پر اے خلیفہ (رضا)

الرَّحْمَنِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَظْهَرَ الْإِيمَانِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَرِيكَ الْقَرَّانِ

رحمن سلام ہو آپ پر اے سراپا ایمان سلام ہو آپ پر اے قرآن کے ساتھی

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا إِمَامَ زَمَانٍ هَذَا عَجَلُ اللَّهِ فَرَجَكَ وَسَهَّلَ اللَّهُ

سلام ہو آپ پر اے ہمارے اس زمانہ کے امام اللہ تعالیٰ جلد از جلد آپ کا ظہور فرمائے اور آپ کے

فَرَجَكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ - ہر زیارت کے بعد

خروج میں آسانی بھی فرمائے سلام ہو آپ پر اور رحمت خدا نازل ہو اور اس کی برکتیں بھی۔

یہ دعا پڑھیں: دُعَا بَرَاءِ اسْتِجَابَةِ حَاجَاتِ

يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّكَ تَشْهَدُ مَقَامِي وَتَسْمَعُ

اے ابو عبد اللہ (حسین) میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک آپ ملاحظہ فرماتے ہیں کہ میں جہاں ہوں اور

كَلَامِي وَأَنَّكَ حَيٌّ غُدْرَتِكَ تَرْزُقُ فَاسْأَلْ رَبِّكَ وَرَبِّي فِي قَضَائِ حَوَائِجِي

آپ میری عرض سنا کر فرماتے ہیں اور بیشک آپ زندہ ہیں اور اللہ سے روزگار پارس ہے پس آپ سے روزگار پارس کرو اور میرے حوائج بخیر دلاؤ